بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ نزل احسن الحدیث القرآن

ہفت روزہ

اہلِ حدیث

لاہور

مرکزی جمعیۃ اہلِ حدیث پاکستان کا ترجمان

مسلک اہلِ حدیث کا داعی

جلد: 47 | ۱۷ تا ۲۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۷ھ 26 فروری تا 3 مارچ 2016ء | شمارہ: 09

بیاد

حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

انتہا پسندی

دہشت گرد امت مسلمہ اور انسانیت کے دشمن ہیں

امیر محترم شیخ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ

سعودی عرب میں بیرونی مداخلت برداشت نہیں کریں گے

ڈاکٹر عبداللہ عبدالمحسن المحارتی

علم کی فضیلت پر مدلّل گفتگو!

مسلمان کے مسلمان پر 6 حقوق!

قرآن و سنت کی روشنی میں

والدہ سے صلہ رحمی.....؟!

مردوں کیلئے وِگ کا استعمال.....؟!

بیرون ملک سے اپنے ملک لاش لانا؟!

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد

امن، مہذب معاشرہ کی ضرورت

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّ یُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ﴾ (العنکبوت: 67)

''کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے حرم کو با امن بنا دیا حالانکہ اس کے اردگرد سے لوگ اُچک لیے جاتے ہیں۔''

معاشرتی امن وسلامتی افراد معاشرہ کی بنیادی ضروریات میں سے ہے اور امن وامان کا ماحول انسان کو مہذب اور متمدن بنانے کا باعث بنتا ہے۔ جبکہ اس کے برعکس وہ معاشرہ جہاں خوف کے بادل چھائے رہیں اور امن وامان کی صورتحال مخدوش رہے اور اس کے ساتھ ساتھ افراد معاشرہ کو جہالت کی تاریکی کا بھی سامنا ہو تو وہاں لوگ تہذیب کے دائرہ سے نکل کر ایسے افعال کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں جو بحیثیت مجموعی اقوام وملل پر اثر انداز ہوتے ہیں، کیونکہ انسان اپنی حفاظت کے لیے کسی غیر مہذب فعل کا ارتکاب کرنے میں بھی کوئی عار محسوس نہیں کرتا۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو نعمت امن سے نوازنے کا وعدہ کیا ہے جو اس کی راہ پر چلتے ہیں اور اس کی نازل کردہ شریعت پر عمل پیرا ہوتے ہیں:

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ...﴾

''جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کی بجا آوری کو اپنا وطیرہ بنائے رکھا' اللہ کا وعدہ ہے کہ انہیں ضرور خلیفہ بنائے گا..... اور ان کے خوف وخطر کو امن وامان سے بدل دے گا۔'' (النور:55)

جب مسلمان شریعت الٰہی پر استقامت' تعلیمات نبوی کو اپنا رہبر اور رضائے الٰہی کو اپنی منزل بنالیں گے اور اپنے تمام امور زندگی میں منہج اسلامی کو اپنائیں گے تبھی جا کر وہ اس وعدۂ الٰہی کے حقدار قرار پائیں گے اور اللہ تعالیٰ انہیں ہر قسم کی اندرونی وبیرونی دہشت سے آزادی نصیب فرمائیں گے۔

﴿فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ یَلْبِسُوْۤا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝﴾ (الانعام)

''ان دو جماعتوں میں سے امن کا کون زیادہ مستحق ہے۔ جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ مخلوط نہیں کرتے، ایسوں ہی کے لیے امن ہے اور وہی راہ راست پر چل رہے ہیں۔''

اسی لیے کہا گیا ہے کہ: ''امن وامان' غربت وافلاس کے غم کو کم کر دیتا ہے جبکہ ڈر اور خوف کے حالات میں مال ودولت کی ریل پیل بھی سکون نہیں دلا سکتی۔''

حکمرانان وقت کو چاہیے کہ وہ اس نعمت عظمیٰ کے حصول کے لیے ان تمام ذرائع اور اسباب کو بروئے کار لائیں جن کی طرف شریعت الٰہیہ ہماری رہنمائی کرتی ہے۔ ان میں سب سے اہم توحید الٰہی کی اشاعت وترویج اور قرآن وسنت پر عمل اور ان کی تعلیمات کا عملاً نفاذ ہے۔ یہی ایک حقیقی صورت ہے جو معاشرتی امن کو بحال کر سکتی ہے۔

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی

عمدہ نصیحتیں

[عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "لاَ تَبَاغَضُوا، وَلاَ تَحَاسَدُوا، وَلاَ تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا، وَلاَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثِ لَيَالٍ".] (بخاری ومسلم)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم ایک دوسرے سے تعلق منقطع نہ کرو' نہ ایک دوسرے سے منہ موڑو' نہ ایک دوسرے سے بغض رکھو' نہ آپس میں حسد کرو' اور اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ اور کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے تین دن سے زیادہ بول چال بند رکھے۔''

اسلام دین فطرت ہے لہٰذا اس میں فطری امور اور معاملات کی مناسب حد تک رعایت رکھی گئی ہے' جب دو مسلمانوں میں کسی وجہ سے لڑائی جھگڑا ہو جائے تو طبیعت میں ایک دوسرے کے خلاف نفرت کا پیدا ہو جانا فطری بات ہے جس کی وجہ سے وہ دونوں ایک دوسرے سے بولنا اور تعلق قائم رکھنا نہیں چاہتے۔ شریعت نے اس فطری کیفیت کو تسلیم کیا اور تین دن تک بول چال بند رکھنے کی اجازت دے دی لیکن تین دنوں سے زائد مدت کے لیے قطع تعلق کی اجازت نہیں دی۔ اس لیے کہ ترک تعلق کی وجہ سے بغض وعداوت پیدا ہونے کا خدشہ ہے جس سے معاشرتی فساد میں اضافہ اور رشتہ داریوں میں خلل پیدا ہونے کا امکان ہے' اس بنا پر عارضی تلخی اور کشیدگی کو تین دن سے زیادہ برقرار رکھنے سے روک دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے تعلیم دی کہ ایک دوسرے سے تعلق منقطع نہ کرو اس لیے کہ تعلق توڑنے سے معاشرے میں خرابی پیدا ہوتی ہے۔ آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو' ایک دوسرے سے منہ نہ موڑو کہ جب آپس میں ملیں تو ایک کا چہرہ اور طرف ہو اور دوسرے کا چہرہ دوسری طرف' بلکہ فرمایا کہ اپنے مسلمان بھائی کو مسکرا کر ملو اور پیٹھ نہ پھیرو۔ یعنی ناراضگی کا اظہار نہ کرو۔ آپس میں پیار ومحبت کی فضا پیدا کرو اور دوسروں کے خلاف اپنے دل میں بغض اور نفرت نہ رکھو۔ اس لیے کہ بغض رکھنے سے محبت ختم ہو جاتی ہے اور تعلق ورشتہ داریاں ٹوٹ جاتی ہیں۔ مزید فرمایا کہ آپس میں حسد نہ کرو' حسد نیکیوں کو ختم کر دیتا ہے اور ایسا گناہ ہے جس سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ حسد کی آگ میں جلنے والا انسان اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور ہر قسم کی بھلائی سے دور ہو جاتا ہے۔ اس کی ہر وقت یہی خواہش اور کوشش ہوتی ہے کہ وہ نعمت میرے کسی عزیز کو ملی ہے اس سے چھن جائے اور مجھے مل جائے حالانکہ ملتا وہی ہے جو مقدر میں ہوتا ہے۔ لہٰذا ان دل کی بیماریوں کو چھوڑ کر آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ اور آپس میں خیر خواہی کا جذبہ پیدا کرو۔ شرعی سبب کے بغیر اپنے کسی بھائی کو تین دن سے زیادہ عرصے کے لیے نہ چھوڑا جائے۔ آپس میں محبت کرو' اللہ آپ سے محبت کرے گا۔

23-2-16

پتنگ بازی کی وباء!

حکومت پنجاب نے پورے صوبے میں پتنگ بازی پر پابندی عائد کر رکھی ہے اور مستقل پالیسی بنانے کے لیے قانون سازی بھی کر چکی ہے۔ یہ فیصلہ بڑا مستحسن ہے کیونکہ تفریح کے نام پر پتنگ بازی خاص طور پر دھاتی تار کے استعمال نے معاشرے میں بے شمار المناک واقعات کو جنم دیا۔ بسنت کے نام پر موسمی تہوار اور پتنگ بازی کے ذریعے نہ صرف شہریوں کا سکون برباد کیا جاتا رہا بلکہ معاشرے میں غیر اخلاقی حرکات اور سرگرمیوں کو بھی فروغ ملتا رہا۔ کئی جانیں ضائع ہوتی رہیں جس سے کئی بچے یتیم اور عورتیں بیوہ ہوگئیں۔ واپڈا کی تنصیبات کا بھی بڑا نقصان ہوا۔ نیز صارفین کو بجلی کے آلات جل جانے کی صورت میں بھی نقصان ہوتا رہا۔ جب سے یہ پابندی عائد ہوئی ہے لوگوں نے سکھ کا سانس لیا۔ لیکن یہ بڑے دکھ کی بات ہے کہ با اثر افراد پتنگ بازی کو دوبارہ بحال کرنے کی سازشیں کر رہے ہیں۔ حکومت کو اس خاص طبقہ پر کڑی نظر رکھنی چاہیئے۔ خوشی کی بات ہے کہ حکومت پنجاب نے صوبے کی پولیس کو سختی سے ہدایات دے رکھی ہیں کہ وہ پتنگ بازوں کے تعاقب میں رہے۔ باخبر ذرائع کے مطابق حکومت نے پتنگ بازوں کا مقابلہ کرنے کے لیے پولیس کو ٹاسک دے دیا ہے اور سختی سے پتنگ بنانے' چرخیاں تیار کرنے اور مانجھا بنانے والوں پر کڑی نظر رکھنے کا حکم دیا ہے۔ جس علاقے میں پتنگ نظر آئے گی اس علاقہ کے ایس ایچ او کے خلاف بھی کارروائی ہوگی۔

افسوس کی بات ہے کہ حکومت کی اس قدر ہدایات کے باوجود' پولیس کے تساہل کی وجہ سے پتنگ بازی پر پوری طرح کنٹرول نہیں ہو رہا۔ گوجرانوالہ میں دھاتی ڈور پھرنے سے باپ دو بیٹوں سمیت شدید زخمی ہوگیا جنہیں طبی امداد کے لیے ڈسٹرکٹ ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔ دو روز کے دوران کمسن بچوں سمیت چار افراد زخمی ہوئے ہیں۔ شہریوں کے احتجاج کے بعد پولیس نے کئی افراد کو حراست میں لے کر پتنگیں' ڈور اور گوٹیں برآمد کر لیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ پولیس پوری ذمہ داری کے ساتھ پتنگ بازی کو ختم کرنے کے لیے قانون پر سختی سے عمل درآمد کرے۔

۱۴ فروری (اتوار) کو صوبائی دارالحکومت لاہور کے بے شمار علاقوں میں پتنگ بازی جاری رہی۔ پولیس اس قاتل کھیل کو روکنے میں ناکام رہی۔ نیز قصور' فیصل آباد اور سیالکوٹ میں کریک ڈاؤن کرتے ہوئے بیسیوں پتنگ بازوں کو گرفتار کر لیا اور پتنگیں' ڈور اور چرخیاں برآمد کر کے ان کے خلاف کائٹ فلائنگ آرڈیننس کے تحت مقدمات درج کر لیے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا کہ پتنگ بازی پر پابندی کی خلاف ورزی کسی صورت برداشت نہیں کی جائے گی۔

آیئے ذرا باب تاریخ پر دستک دیں اور پوچھیں کہ اس ہندوانہ تہوار کا پس منظر کیا ہے؟ ویسے تو ہم اسلام کے پیروکار ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات اور ہدایات پر عمل کو دارین میں فلاح وکامرانی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ بھی مسرفین کو پسند نہیں فرماتا۔ پتنگ بازی اور بسنت میں اسراف وتبذیر' لہو ولعب' بے حیائی' ذاتی وقومی نقصان اور حقوق العباد کی حق تلفی کا عنصر موجود ہے۔ پھر غیر مسلموں کے ساتھ تشبہ بھی پایا جاتا ہے۔ اس لیے اس فضول رسم وتہوار سے مسلمانوں کو یکسر کنارا کش رہنا چاہیے۔ تاریخ بتلاتی ہے کہ کم وبیش دو سو برس قبل لاہور کے ایک ہندو طالب علم حقیقت رائے نے آنحضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے خلاف دشنام طرازی کی۔ مغل دور تھا اور قاضی نے ہندو طالب علم کو سزائے موت کی سزا سنا دی۔ اس ہندو طالب علم کو کہا گیا کہ وہ اسلام قبول کر لے تو اسے آزاد کر دیا جائے گا۔ اس نے اپنا دھرم چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ چونکہ اس نے اقرار جرم کر لیا تھا اس لیے اسے پھانسی دے دی گئی۔ پھانسی لاہور کے علاقہ گھوڑے شاہ میں سکھ نیشنل کالج کی گراؤنڈ میں دی گئی۔ قیام پاکستان سے قبل ہندوؤں نے اس جگہ پر یادگار کے طور پر ایک مندر بھی تعمیر کیا تھا لیکن مندر آباد نہ ہو سکا اور قیام پاکستان کے چند برس بعد سکھ نیشنل کالج کے آثار بھی مٹ گئے۔ اب یہ جگہ انجینئرنگ یونیورسٹی کا حصہ بن چکی ہے۔ ہندوؤں نے اس واقعہ کو تاریخی بنانے کے لیے اپنے اس ہندو طالب علم کی ''قربانی'' کو بسنت کا نام دیا اور جشن کے طور پر پتنگ اڑانے شروع کر دیئے۔ آہستہ آہستہ یہ پتنگ بازی لاہور کے علاوہ بھارت کے دوسرے شہروں میں بھی پھیل گئی۔ اب ہندو تو اس بسنت کی بنیاد کو بھی بھول چکے ہیں مگر پاکستان میں مسلمان بسنت منا کر اسلام سے روگردانی کا اہتمام کرتے ہیں۔

تاریخ یہ بھی بتلاتی ہے کہ ہندو نوجوان حقیقت رائے دھرم کو توہین رسالت کے جرم میں ۱۷۴۷ء میں موت

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد

اس شمارہ میں

درس قرآن وحدیث	1
اداریہ	2
احکام ومسائل	4
اُمت محمدیہ کے فضائل ومناقب .....(خطبہ)	6
مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق	10
قط اور قط الرجال .....(کلمۂ اعتراض)	13
علم اور اس کی فضیلت	14
علماء اہل حدیث کی خدمات	16
مؤرخ اہل حدیث مولانا محمد اسحاق بھٹیؒ	17
مولانا محمد اسحاق بھٹیؒ	18
طب وصحت	20
کاروان بیداری ملت ٹوبہ ٹیک سنگھ	22
اخبار الجماعۃ	24

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ ''اہل حدیث''
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک
سالانہ ..... 600/- روپے
ششماہی ..... 350/- روپے
بذریعہ وی پی ..... 650/- روپے
بیرونی ممالک سے ..... 6000/- روپے
فی پرچہ ..... 20/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ''لسٹر پرنٹ ان'' شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

[redacted] ہندوؤں نے حقیقت رائے کو شہید کا درجہ دے دیا اور اس کی یاد میں بسنت میلہ منانا شروع کر دیا۔ ایک ہندو مؤرخ ڈاکٹر بی ایس نجار نے اپنی کتاب Punjab Under the Later Mughals میں حقیقت رائے کو دی جانے والی سزا کا بھی تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

یہ بات تو ثابت ہو چکی ہے کہ بسنت ہندوانہ تہوار ہے۔ مسلمانوں کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ پھر یہ تہوار تفریح نہیں رہا بلکہ تباہ کاریوں اور کئی گھرانوں کی بربادیوں کی صورت اختیار کر جاتا ہے۔ ہمارا ملک جو غیر ممالک کا اربوں ڈالرز کا مقروض ہے مگر اس کے باسی ایک رات میں کروڑوں روپے ہوا کی نذر کر کے یہ تاثر دیتے ہیں کہ پاکستان بڑا خوشحال ملک ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ملک میں بے روزگاری عام ہے۔ بجلی اور گیس کی لوڈ شیڈنگ اور پانی کی کمی نے صنعت وزراعت کے لیے بہت سے مسائل پیدا کر رکھے ہیں۔ لہٰذا حکومت کے لیے ضروری ہے کہ وہ بسنت اور پتنگ بازی کے تمام ذرائع پر سختی سے پابندی عائد کر کے اس قانون پر عمل درآمد کو یقینی بنائے۔

دہشت گرد اسلامؑ امت مسلمہ اور انسانیت کے دشمن ہیں۔ پروفیسر ساجد میر

داعش کے نظریات اسلام سے مطابقت نہیں رکھتے تاہم اس طرح کے گروہ ریاستی دہشت گردی کے ردعمل میں پیدا ہوتے ہیں

الریاض: امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ دہشت گرد اسلامؑ امت مسلمہ اور انسانیت کے دشمن ہیں۔ داعش کے نظریات اسلام سے مطابقت نہیں رکھتے تاہم اس طرح کے گروہ ریاستی دہشت گردی کے ردعمل میں پیدا ہوتے ہیں۔ اسلام رحمت اور درگزر کا سبق دینے والا دین ہے، جو ہمیں صبر کا درس دیتا ہے۔ اس امر کا اظہار انہوں نے ریاض میں الرحمۃ فی الاسلام کے موضوع پر منعقدہ تین روزہ بین الاقوامی کانفرنس کے آخری سیشن سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ اسلام کفار کے ساتھ بھی حسن سلوک کا درس دیتا ہے، نبی کریم ﷺ نے نجران کے عیسائیوں کے لئے مسجد کے دروازے کھول دیئے تھے جب کہ آپ ﷺ غیر مسلموں کی تیمار داری کے لئے ان کے گھر جایا کرتے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ مذہبی تعصب سب سے بڑی برائی ہے جس کا ہمیں جڑ سے خاتمہ کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کے دشمن ہمارے مذہب کے خلاف پروپیگنڈا کر رہے ہیں اور پوری دنیا میں اسلام کو تشدد اور نفرت کے مذہب کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔ پروفیسر ساجد میر نے مزید کہا کہ اسلام آفاقی اور عالم گیر دین ہے جو انسانیت کی رہبری کرتا ہے، حقوق انسانی کی تنظیموں کو ظلم وزیادتی کے سدباب کے لیے رحمت عالم ﷺ کی پاکیزہ تعلیمات کو اپنانا ہوگا، تب ہی انسانیت کو ان کا کھویا ہوا حق دلانے میں کامیاب ہو سکتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کی رحمت کا دائرہ صرف انسانوں تک محدود نہیں بلکہ اسلام حیوانات، نباتات اور جمادات کے ساتھ بھی شفقت، مروت اور شرافت کے ساتھ معاملہ کرنے کا حکم دیتا ہے۔ جو لوگ اسلام کو دہشت گردی سے مطعون کرتے ہیں حقیقت میں وہ اسلامی تعلیمات سے آگاہ نہیں ہیں۔ آج ضرورت ہے کہ اسلام کے نام لیوا اسلام کی پاکیزہ تعلیمات سے دوسروں کو روشناس کرائیں تاکہ اسلام کے تعلق سے غلط فہمیاں دور ہو سکیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اسلام جن بنیادوں پر استوار ہے وہ قرآن وحدیث ہے۔ اس کا ہر منشور دہشت گردی، فساد فی الارض اور انسانی طبقات کی ایذا رسانی کی سراسر مخالفت کرتا ہے اور ایسا کرنے والوں کو مجرم اور شرعی حدود وتعزیرات کا سزاوار ٹھہراتا ہے۔ لیکن پھر بھی اس مفروضے کا عام ہونا کہ اسلام دہشت گردی اور انتہا پسندی کا سبق دینے والا اور اس کی پذیرائی کرنے والا، متشدد اور سخت گیر مذہب ہے تو بڑی افسوس ناک بات ہے۔ یہ مفروضہ اس کی صداقت پسندی کا کھلا مذاق ہے۔ کانفرنس میں اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان کے رکن مولانا علی محمد ابوتراب نے بھی شرکت کی، کانفرنس کے اختتام پر پروفیسر ساجد میر کو شیلڈ بھی دی گئی۔

پاکستان سعودی عرب کو سرخ جھنڈی نہیں دکھا سکتا' سعودی عرب کے دفاع کے لیے پاکستان تیار ہے

مشکلات کے باوجود سعودی عرب چین اور قطر کی طرح پاکستان میں سرمایہ کاری کر سکتا ہے۔ ریاض میں استقبالیہ تقریب سے امیر محترم کا خطاب

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ پاکستان سعودی عرب کو سرخ جھنڈی نہیں دکھا سکتا۔ سعودی عرب کے دفاع کے لیے پاکستان سب کچھ کرنے کے لیے تیار ہے۔ مشکلات کے باوجود سعودیہ، چین اور قطر کی طرح پاکستان میں سرمایہ کاری کر سکتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ریاض میں مرکزی جمعیت اہل حدیث سعودی عرب کے امیر عبدالمالک مجاہد کی طرف سے دیے گئے استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ پروفیسر ساجد میر کا کہنا تھا کہ سعودی حکمران کوئی بھی ہو، حرمین شریفین کا تقدس اور اُن کی حفاظت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ سعودی عرب کے ساتھ یہ ہمارا ایسا رشتہ ہے جو کسی بھی دوسرے تعلق اور رشتہ سے مضبوط ہے۔ پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان تعلق کو دوسرے ملک سے تقابل کیا ہی نہیں جا سکتا۔ ذوالفقار علی بھٹو ہوں یا جنرل ضیاء الحق، نواز شریف ہوں یا جنرل پرویز مشرف پاکستان کا ہمیشہ سعودی عرب نے بڑے بھائی کی طرح خیال رکھا اور ہر مشکل میں ہمارا ساتھ دیا۔ ایٹمی دھماکوں کے بعد سعودی عرب پاکستان کو اربوں ڈالر کا مفت تیل فراہم کر سکتا ہے تو آج بھی وہ سب کچھ نچھاور کر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سعودی عرب پاکستان کی معیشت میں بیرون ملک پاکستانیوں کی طرف سے بھجوائے جانے والے زرمبادلہ کا اہم کردار ہے اور اس سلسلے میں سب سے زیادہ پیسہ سعودی عرب سے ہی پاکستان بھجوایا جاتا ہے۔ ہر سال تقریباً تین سے چار لاکھ پاکستانیوں کو سعودی عرب میں نوکریاں دی جاتی ہیں۔ پروفیسر ساجد میر نے مزید کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان ان گہرے تعلقات کو سیاست اور پوائنٹ سکورنگ کر کے بگاڑنے کی بجائے ہمیں سنجیدگی سے سعودی عرب کو اپنی سالمیت سے متعلق خطرات کا سامنا کرنے میں مدد کرنی چاہیے۔ اس سلسلے میں حکومت کا فیصلہ انتہائی مناسب اور معقول ہے۔ تقریب سے رکن اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان مولانا علی محمد ابوتراب نے بھی خطاب کیا۔

احکام و مسائل

جناب مولانا حافظ ابو محمد عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان
فون: Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317
ای میل: Email: hammad3316@yahoo.com

بیرون ملک سے اپنے ملک لاش لانا

سوال ہمارے ہاں جب کسی آدمی کی بیرون ملک وفات ہو جاتی ہے تو عزیز و اقارب کی خواہش ہوتی ہے کہ میت کو اپنے ملک لایا جائے اور یہیں دفن کیا جائے جبکہ اس پر بہت خرچہ ہوتا ہے۔ شرعی طور پر اس کی وضاحت کریں۔

جواب اس میں شک نہیں کہ بیرون ملک مرنے والے شخص کے قریبی رشتے داروں کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ اسے وہاں سے لا کر اپنے ملک دفن کیا جائے حالانکہ اس میں دنیوی یا اخروی فائدہ کوئی نہیں ہوتا بلکہ اس کے لیے میت کو طویل ترین اور تکلیف دہ مراحل سے گذرنا پڑتا ہے جسے ہماری شریعت نے ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ جس کی تفصیل ہم بیان کرتے ہیں:

❀ پہلی بات تو یہ ہے کہ اسلام میت کی عاقبت سنوارنے اور عزت و احترام کے ساتھ جلدی دفن کرنے کو ترجیح دیتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے: ''جنازے کو جلدی لے کر چلو کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو تم اسے خیر کی طرف لے جا رہے ہو اور اگر بُرا ہے تو بُری چیز کو اپنی گردنوں سے اتار کر سبکدوش ہو جاؤ گے۔'' (بخاری، الجنائز: ۱۳۱۵)

مرنے کے بعد جلدی جنازہ پڑھا کر اسے بروقت دفن کرنے میں ہی حکمت ہے، لیکن ہمارے ہاں اس حکمت کو اختیار نہیں کیا جاتا بلکہ اسے دیر سے دفن کرنے کی عادت اختیار کی جاتی ہے۔

❀ دوسری بات یہ ہے کہ میت کو ہر اُس مرحلہ سے دور رکھنے کی کوشش کی جائے جس سے اسے تکلیف ہوتی ہو، میت کی تکریم کا یہی تقاضا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''میت کی ہڈی توڑنا ایسے ہی ہے جیسے اس کی زندگی میں ہڈی توڑنا۔'' (ابن ماجہ، الجنائز: ۱۶۱۶)

جس طرح انسان کی زندگی میں اس کے ساتھ بدسلوکی اور بے حرمتی کو ممنوع قرار دیا گیا ہے اسی طرح اس کے فوت ہو جانے کے بعد بھی اس کی عزت و تکریم اور حدیث کو برقرار رکھا گیا ہے۔ میت کو جب بیرون ملک سے اپنے ملک لانا ہوتا ہے تو اسے تابوت میں بند کر کے لایا جاتا ہے، اسے بند کرنے سے پہلے حنوط کاری کے عمل سے گذارا جاتا ہے جو میت کے لیے انتہائی تکلیف دہ ہے۔ حنوط کاری ایک ایسا کیمیائی عمل ہے جس کے ذریعے میت کو محفوظ کیا جاتا ہے، اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

- سب سے پہلے میت کو مردہ خانے لایا جاتا ہے، بلکہ بعض اوقات اسے برف خانے میں رکھا جاتا ہے تاکہ اس کے جسم کو جراثیم سے پاک کیا جائے اور تادیر اسے خراب ہونے سے محفوظ کیا جائے۔
- میت کی آنکھوں کے اندر ایک خول چڑھایا جاتا ہے تاکہ ان کا مواد باہر نہ آ سکے۔
- باریک دھاگے سے اس کے ہونٹ بھی سی دیے جاتے ہیں تاکہ منہ کے ذریعے بھی کچھ باہر نہ آئے۔
- ایک خود کار مشین کے ذریعے میت کے جسم کا تمام خون نکالا جاتا ہے۔
- ایک کیمیائی مرکب گردن کی ایک رگ کھول کر جسم میں داخل کیا جاتا ہے، اس مرکب کا جزو اعظم ''الکحل'' ہوتا ہے، یہ مرکب چار کام کرتا ہے:
  - جسم سے بچا ہوا خون جذب کیا جائے
  - جسم کو جراثیم سے پاک کیا جائے
  - جلد کو اصلی حالت میں لایا جائے
  - جسم کو گلنے سڑنے سے محفوظ کیا جائے
- معدہ، آنتوں اور مثانے وغیرہ کو اندر سے لوہے کی ایک ٹیوب کے ذریعے تمام مواد کو جذب کیا جاتا ہے تاکہ جسم میں سڑاند پیدا نہ ہو۔
- صفائی کے بعد پھر جسم میں ایک محلول داخل کیا جاتا ہے۔
- جسم کی چیر پھاڑ کو کیمیائی دھاگے سے سی دیا جاتا ہے۔
- آخر میں اسے عطریات لگا کر تابوت میں بند کر دیا جاتا ہے۔

حنوط کاری کا یہ عمل خاصا مہنگا اور تکلیف دہ ہے، شریعت نے اسے پسند نہیں کیا۔

❀ تیسری بات یہ ہے کہ اس عمل پر ہزاروں ڈالر خرچ کرنا پڑتے ہیں، جسے میت کی جائیداد سے منہا کیا جاتا ہے، جبکہ ہمارے رجحان کے مطابق اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ ہمارے نزدیک میت کو اس تکلیف دہ عمل سے گذارنے کی بجائے اسے جہاں موت آئے وہاں ہی دفن کرنے کا بندوبست کیا جائے۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی

بکر رضی اللہ عنہما نے مکہ سے باہر ۱۲ میل کے فاصلے پر حبشی نامی بستی میں وفات پائی تو ان کی میت مکہ لائی گئی اور مکہ میں ہی انہیں دفن کیا گیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! اگر میں وہاں ہوتی تو اسے وہیں دفن کر دیا جاتا جہاں انہیں موت آئی تھی۔'' (ترمذی' الجنائز: ۱۰۵۵)

پھر اس تابوت کو اپنے ملک لانے کے لیے بھی بہت سا سرمایہ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اگرچہ ہماری ملکی ہوائی کمپنی پی' آئی اے اس طرح کی ڈیڈ باڈی کو فری لاتی ہے تاہم اس کے دیگر اخراجات بہت زیادہ ہیں جبکہ دوسری ہوائی کمپنیاں کارگو میں تابوت کو لاتی ہیں اور کلو کے حساب سے اخراجات وصول کرتی ہیں۔ اگرچہ میت کو اپنے ملک لانے کا جواز کشید کیا جا سکتا ہے تاہم بہتر ہے کہ غسل میت' تکفین اور جنازے کے بعد جلد از جلد میت کو اسی ملک میں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دیا جائے۔ باقی رہا دعائے مغفرت کا مسئلہ تو اس کا اہتمام ہر جگہ ہزاروں کلومیٹر دور سے بھی کیا جا سکتا ہے۔ واللہ اعلم!

خاوند کے لیے وگ کا استعمال

سوال میرے بال لمبے نہیں ہیں جبکہ میرا خاوند لمبے بالوں کو پسند کرتا ہے اور مجھے وگ استعمال کرنے پر مجبور کرتا ہے' کیا خاوند کی اطاعت کرتے ہوئے مصنوعی بال استعمال کر سکتی ہوں تاکہ میرے بال دیکھنے میں خوبصورت معلوم ہوں اور خاوند کو خوش کر سکوں۔

جواب میاں بیوی کا ایک دوسرے کے لیے اس انداز میں بن سنور کر رہنا جو تعلقات کی مضبوطی کا ذریعہ ہو بڑا مستحسن امر ہے' لیکن اسلامی حدود و قیود میں رہتے ہوئے ایسا کرنا چاہیے' اگر خاوند کی اطاعت میں اللہ کی نافرمانی ہوتی ہو تو اس صورت میں اللہ کی اطاعت مقدم ہوگی۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں ہونی چاہیے۔'' (مسند احمد: ج۵' ص۶۶)

اس کا مطلب یہ ہے کہ خاوند کی اطاعت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کے تابع ہے۔ صورت مسئولہ میں خاوند کی اطاعت کرتے ہوئے وگ کا استعمال کرنا جائز نہیں کیونکہ ایسا کرنا رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی ہے۔ چنانچہ سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا اللہ کے رسول! میری بیٹی کی نئی نئی شادی ہوئی ہے اور بیماری کی وجہ سے اس کے سر کے بال جھڑ گئے ہیں۔ کیا اس کے بالوں کے ساتھ نئے بال لگا دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے بالوں میں پیوند لگانے والی اور لگوانے والی پر لعنت کی ہے۔'' (بخاری' اللباس: ۵۹۳۴)

ایک روایت میں ہے کہ بیٹی کا خاوند چاہتا ہے کہ اس کے بال لمبے کیے جائیں تو رسول اللہ ﷺ نے یہ کام کرنے والی اور کروانے والی کو بہت برا بھلا کہا۔ (بخاری' اللباس: ۵۹۳۵)

اس کے علاوہ مصنوعی بالوں کا استعمال غیر مسلم عورتوں کی ایجاد ہے اور انہوں نے ہی اسے بطور زینت شہرت دی ہے حتیٰ کہ یہ ان کا خصوصی فیشن بن گیا ہے۔ ایک مسلمان عورت کا وگ کو استعمال کرنا اور اس کے ساتھ مزین ہونا اگرچہ اپنے خاوند کے لیے ہی کیوں نہ ہو' کافر عورت سے مشابہت ہے جس کی شرعاً اجازت نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جو شخص کسی قوم کی مشابہت کرے وہ انہی سے ہوگا۔'' (مسند احمد: ج۲' ص۵۰)

لہٰذا ایک مسلمان عورت کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے خاوند کو خوش کرنے کے لیے وگ استعمال کرے پھر اس کے استعمال سے کافر عورتوں کی مشابہت بھی ہوتی ہے۔ واللہ اعلم!

والدہ سے صلہ رحمی

سوال میری والدہ بات بات پر مجھے لعن طعن کرتی رہتی ہیں' بعض اوقات تو بددعائیں دینا شروع کر دیتی ہیں' میرا دل چاہتا ہے کہ میں اسے چھوڑ کر کہیں دور چلا جاؤں تاکہ اس کی طعن و تشنیع سے محفوظ رہوں' کیا شرعاً اس کی اجازت ہے؟

جواب والدین کی خدمت اور فرمانبرداری فرض ہے' اگر وہ سنگ دلی اور سختی کا مظاہرہ کریں تو اولاد کو چاہیے کہ وہ صبر سے کام لیں' امید ہے کہ اللہ تعالیٰ سوال میں ذکر کردہ آزمائش سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا فرمائے گا۔ قرآن کریم میں ہے: ''جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے پریشانیوں سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کر دے گا۔'' (الطلاق: ۳)

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا' اللہ کے رسول! میں اپنے رشتے داروں سے صلہ رحمی کرتا ہوں مگر وہ قطع رحمی کرتے ہیں' میں ان سے حسن سلوک کرتا ہوں مگر وہ برا سلوک کرتے ہیں' یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمہارا طرز عمل اس طرح ہے تو آپ ان کے چہروں پر گرم راکھ ڈال رہے ہیں' جب تک آپ اس پر قائم رہیں گے تو اللہ کی طرف سے ایک معاون فرشتہ تیری مدد کرتا رہے گا۔'' (مسلم: البر والصلہ: ۲۵۵۸)

سائل کو ہماری نصیحت ہے کہ وہ ماں کی کڑوی کسیلی باتیں سن کر صبر کرے اور ان کی خدمت میں کسی قسم کی کمی نہ کرے۔ واللہ اعلم!

امت محمدیہ کے فضائل و مناقب

امام مسجد الحرام
فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر خالد الغامدی حفظہ اللہ

مترجم —— جناب محمد اجمل بھٹی/ جناب عاطف الیاس
نظرثانی —— جناب حافظ یوسف سراج
تاریخ —— 2 جمادی الاولیٰ 1437ھ / 12 فروری 2016ء

حمد وثناء کے بعد:

اے مسلمانو! آج امت اسلام کو جن حالات کا سامنا ہے، پوری اسلامی تاریخ میں ایسے حالات کا سامنا مسلمانوں کو کبھی نہیں رہا، آج بہت بڑے حادثات رونما ہو رہے ہیں اور ایسی تیز رفتار تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں کہ ایک حلیم و بردبار شخص حیران رہ جاتا ہے کہ آئے روز دشمنانِ اسلام کی سازشوں اور مکروفریب میں اضافہ ہوا جاتا ہے۔ ان حالات کی وجہ سے بہت سارے مسلمانوں کے دلوں میں مایوسی اور شکست خوردگی نے ڈیرے ڈال لیے ہیں، اور ان کے دلوں میں عجز اور شکست کے جذبات نے بسیرا کر لیا ہے اس لیے کہ وہ دشمنوں کے مکروفریب، ان کی قوت اور پھرتیاں دیکھ رہے ہیں، انہیں قتل و غارت گری اور دہشت گردی کی نت نئی صورتوں کا سامنا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بدقسمتی سے امت اسلامیہ کے چند فرزند خوارج کے افکار سے متاثر ہو کر بم دھماکوں اور تکفیر کے قائل ہو گئے ہیں۔

برادرانِ اسلام! مشرق و مغرب میں بسنے والی امت محمدیہ کے لیے قطعاً جائز نہیں کہ وہ مایوس ہو یا مایوسی کا ذریعہ بنے' اسے شکست و مایوسی کا آسان شکار نہیں بننا چاہیے۔

حتی کہ کچھ لوگ امت اسلامیہ کے حال اور مستقبل سے سخت مایوس اور کبیدہ خاطر ہونے لگے ہیں۔ انہیں تصوراتی شکست و ہزیمت کے وہم نے گھیر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد جگہوں پر امت کو شکست و کمزوری اور غم و حزن میں مبتلا ہونے سے منع کیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لَا تَهِنُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ (ال عمران)

''دل شکستہ نہ ہو، غم نہ کرو، تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو۔''

نیز فرمایا:

﴿وَ كَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَ هَنُوْا لِمَاۤ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ مَا ضَعُفُوْا وَ مَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ﴾ (ال عمران)

''اِس سے پہلے کتنے ہی نبی ایسے گزر چکے ہیں جن کے ساتھ مل کر بہت سے خدا پرستوں نے جنگ کی اللہ کی راہ میں جو مصیبتیں اُن پر پڑیں ان سے وہ دل شکستہ نہیں ہوئے، انہوں نے کمزوری نہیں دکھائی، وہ (باطل کے آگے) سرنگوں نہیں ہوئے۔''

پھر فرمایا:

﴿لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ۝ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۫ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمِهَادُ﴾ (ال عمران)

''اے نبیؐ! دنیا کے ملکوں میں خدا کے نافرمان لوگوں کی گہما گہمی تمہیں کسی دھوکے میں نہ ڈالے یہ محض چند روزہ زندگی کا تھوڑا سا لطف ہے، پھر یہ سب جہنم میں جائیں گے۔''

سیدنا اسحاق علیہ السلام کا قول نقل کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَ لَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ﴾ (یوسف)

''اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، اس کی رحمت سے تو بس کافر ہی مایوس ہوا کرتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی ہے کہ اس کی سنت اور ہمیشہ رہنے والا طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کو امتحان اور آزمائش میں ڈالتا ہے۔ انجام کار میں انہیں کامیابی اور غلبہ عطا کرتا ہے اور دشمنانِ اسلام کو دردناک عذاب اور شدید مصیبت کا شکار کر دیتا ہے۔

آج قوم عاد کہاں ہے؟ سیدنا ثمود، سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی قوم، سیدنا لوط علیہ السلام کی قوم، فرعون، اصحاب ایکہ اور کفر کے قریشی لیڈر کدھر ہیں؟ اللہ جبار و قہار نے انہیں مٹا دیا۔ اپنے مومن بندوں اور انبیائے کرام اور رسولوں کو کامیابی عطا فرمائی۔

برادرانِ اسلام! مشرق و مغرب میں بسنے والی امت محمدیہ کے لیے قطعاً جائز نہیں کہ وہ مایوس ہو یا مایوسی کا ذریعہ بنے' اسے شکست و مایوسی کا آسان شکار نہیں بننا چاہیے۔ یہ طرزِ فکر امت کی فکر، صلاحیتوں اور قوتوں کو شل کر دے گی۔ دوسری طرف امت کے ظالموں، باغیوں اور مکروفریب کے مجرموں کا کردار بھی امت اسلامیہ کی امیدیں اور تمنائیں ختم کرنے کا باعث بن رہا ہے۔ ہر روز قتل و غارت گری کی خبریں ہم سنتے اور دیکھتے ہیں۔ میڈیا اور ذرائع ابلاغ انہیں نشر کر کے مسلمانوں کی تکلیف میں اضافہ ہی کرتے ہیں۔ یہ مسلمانوں میں سنسنی خیز، دہشت اور شکست خوردگی کو بڑھاتے ہیں۔

جی ہاں! امت اسلامیہ کو نا امید ہرگز نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے غلبے، کامیابی اور قوت و اقتدار کی خوش خبری دی ہے۔ امت محمدی کو ایسے عظیم ترین اور خصوصی فضائل و مناقب سے نوازا ہے جو کسی اور امت کو نصیب نہیں ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فضل و کرم پر امت محمدیہ کو بجا طور پر فخر ہے۔ وہ دیگر امتوں پر فخر کا اظہار کر سکتی ہے اور اپنا سر بلند کر سکتی ہے۔ امت محمدیہ ہی کو اللہ تعالیٰ نے چنیدہ اور برگزیدہ بنایا ہے اور اپنے ہاں عظیم مقام و مرتبے سے نوازا ہے۔

لہٰذا نہایت مفید ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ ان انعامات اور فضائل کو نشر کیا جائے۔ جو لوگ اس امت کی کامیابی اور غلبے میں شک کر رہے ہیں، انہیں یہ فضائل بتائے جائیں۔ جو امت کو شکست اور نا امیدی کا شکار بنانا چاہتے ہیں، انہیں ان مناقب سے روشناس کرایا جائے۔

تاکہ ساری دنیا کو علم ہو جائے کہ امت محمدیہ کو اللہ

کی محبت حاصل ہے اور اللہ تعالیٰ اسے بلند مقام عطا کرے گا اور یہی امت امت منصورہ ہے، جلد یا دیر سے یہی کامیاب ہوگی۔

آج اس پر مسلط مصیبتیں، آزمائشیں، دشمنوں کا غلبہ اور مال و جان کے نقصان دراصل اسے بلند مقام دلانے اور اس کی تربیت وتزکیے کا باعث ہیں۔ تاکہ یہ امت اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی گئی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو سکے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ۭ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ﴾

''اِس وقت اگر تمھیں چوٹ لگی ہے تو اس سے پہلے ایسی ہی چوٹ تمہارے مخالف فریق کو بھی لگ چکی ہے یہ تو زمانہ کے نشیب وفراز ہیں جنہیں ہم لوگوں کے درمیان گردش دیتے رہتے ہیں۔'' (آل عمران: 140)

ارشادِ نبوی ﷺ ہے: ''اس امت کو ترقی، دینی بلندی، عالی شان مقام، کامیابی اور زمین میں غلبے اور اقتدار کی خوشخبری دے دو۔'' (مسند احمد)

آج اس پر مسلط مصیبتیں، آزمائشیں، دشمنوں کا غلبہ اور مال و جان کے نقصان دراصل اسے بلند مقام دلانے اور اس کی تربیت وتزکیے کا باعث ہیں۔ تاکہ یہ امت اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی گئی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو سکے۔

امت اسلام! امت محمدیہ کے یہ خصائل و مناقب قرآن و سنت کی بے شمار نصوص سے ثابت ہیں اور ان میں سے قدرومنزلت اور تاثیر کے لحاظ سے سب سے اعلیٰ فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو اس امت کا نبی اور رسول بنایا ہے۔ آپ تمام انبیاء اور رسولوں سے عظیم تر ہیں۔ اس طرح آپ کی امت بھی تمام امتوں سے عظیم قدرومنزلت کی حامل ہے۔ امت اسلام اگرچہ سب سے آخر میں ہے البتہ وہ قیامت کے روز سب سے پہلے ہو گی، جبکہ یہ امت اللہ کے نزدیک سب سے بہترین اور معزز امت ہے۔

مسند احمد اور طبرانی میں آپ کا یہ ارشاد گرامی ہے:

''تم ستر امتوں کی تکمیل کرنے والے ہو، اور تم اللہ کے نزدیک سب سے بہترین اور معزز ہو۔''

یہ امت محمدیہ ہے، بڑی بابرکت، بہترین اور عدل و انصاف والی امت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے دیگر امتوں کی گواہ اور منصف بنایا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاۗءَ عَلَي النَّاسِ﴾ (البقرۃ: 140)

''اور اِسی طرح تو ہم نے تمہیں ایک امت وسط بنایا ہے تاکہ تم دنیا کے لوگوں پر گواہ ہو۔''

معلوم ہوا جس کی تعریف اس امت نے کر دی وہ جنت حاصل کر لے گا اور جس کے خلاف اس امت نے گواہی دے دی اس کے لیے جہنم واجب ہو جائے گی۔ مسلمان زمین پر اللہ کے گواہ ہیں، جس طرح فرشتے آسمانوں میں اللہ کے گواہ ہیں۔

قیامت کے روز ہر نبی امت محمدیہ کو گواہ بنائے گا تاکہ وہ گواہی دے کہ اس نبی نے اپنی امت کو اللہ کا پیغام پہنچایا تھا۔ جس طرح کہ صحیح بخاری میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں مذکور ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے دین اسلام کو پسند فرمایا اور اسی پر راضی ہوا، اسلام تمام دینوں سے زیادہ نرمی سہولت اور فضائل والا دین ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عبادات اور معاملات میں تنگی کو دور کر دیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ۭ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ۭ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ (الحج: 78)

''اُس نے تمہیں اپنے کام کے لیے چن لیا ہے اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی، قائم ہو جاؤ اپنے باپ ابراہیمؑ کی ملت پر اللہ نے تمہارا نام ''مسلم'' رکھا تھا۔''

اللہ تعالیٰ نے اس امت سے ہر قسم کے بوجھ اور شدید رہبانیت کو دور کر دیا ہے جو دیگر قوموں پر فرض تھی۔ اس امت کی شان یہ بھی ہے کہ یہ گمراہی پر کبھی جمع نہ ہو گی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے دین، قرآن اور سنت نبوی کی حفاظت فرمائی ہے۔ لہٰذا ہر قسم کے فکری، ثقافتی اور اخلاقی حملوں کے سامنے یہ پوری ثابت قدمی سے قائم ہیں۔ پوری تاریخ میں کوئی شخص قران و سنت میں کوئی لفظی یا معنوی تحریف کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ جس نے بھی ایسا کرنے کی کوشش کی، اللہ تعالیٰ نے اسے ناکام و نامراد اور ذلیل وخوار کر دیا۔

اس امت کے ساتھ عنایت ربانی کی ایک مثال یہ بھی ہے کہ ہر سو سال کے بعد ایسے حکمران، علماء اور مصلح پیدا ہوتے ہیں جو دین اسلام اور شریعت اسلام کی بھلا دی جانے والی تعلیمات کا احیاء کرتے ہیں۔ جبکہ دیگر امتوں کو یہ الٰہی اہتمام و اکرام حاصل نہیں۔ اللہ کو ان کی کوئی پروا نہیں اس لیے وہ تحریف وتبدیل اور گمراہی کا شکار ہو گئے۔

امت اسلام! یہ اللہ کی لکھی تقدیر ہے کہ امت اسلام اس دنیا میں سب سے کم وقت گزارے گی لیکن عقل وفہم اور تجربات میں سب سے زیادہ برکت کی حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو مختصر ترین وقت میں جو ایمانی حقائق و معارف اور علوم وفنون عطا کیے ہیں وہ دیگر امتوں کو طویل ترین عرصے میں بھی حاصل نہیں ہوئے۔ اسی لیے اسلامی تہذیب وتمدن، زمین کی آباد کاری اور خیر و برکت کے لحاظ سے سب سے عظیم تہذیب وتمدن ہے۔ اسلامی تہذیب وتمدن، مادیت پرستی، شہوانی خواہشات اور روحانیت سے یکسر عاری تہذیب وتمدن سے کہیں زیادہ پاکیزہ اور انسانیت کے لیے کہیں بڑھ کر نفع بخش ہے۔

اس امت کی کم عمری کی وجہ سے جو ساٹھ سے ستر سال کے درمیان ہے، اللہ نے اس سے کم عمل کو بھی قبول کیا ہے۔ اس کے قلیل عمل پر اس قدر زیادہ ثواب عطا کیا ہے کہ وہ لمبی عمر والوں سے بہت زیادہ ہے۔ مثلاً نماز، حج، قراءت قرآن، لیلۃ القدر، روزے، نفل، حرمین شریفین اور مسجد اقصیٰ میں ادا کی ہوئی نمازوں کے اجروثواب۔

اس امت پر اللہ تعالیٰ کے خصوصی انعامات اور نوازشات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس امت کو سیلاب اور قحط سالی سے مکمل ہلاکت سے محفوظ فرمایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس امت پر کسی ایسے دشمن کو مسلط نہیں کرے گا جو انہیں جڑ سے اُکھاڑ پھینکے، اگرچہ ساری دنیا کے دشمن جمع ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے امت اسلام کو مکمل تباہی کے عذاب سے محفوظ فرمایا ہے۔ اس امت پر ہمیشہ کیلئے عذاب اخروی بھی نہیں۔ بلکہ یہ امت دنیا میں جن مصیبتوں، زلزلوں اور فتنوں سے دو چار ہوتی ہے۔ وہ جو

ان کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے' اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کو لوگوں کے قائم رہنے اور ان کے لیے باعث امان بنایا ہے۔ اسے سارے لوگوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنایا ہے۔ اپنے نبی کی مسجد کو علم ونور کا منارہ بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شام اور اہل شام کی ذمہ داری لی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو مسجد اقصیٰ اور بیت المقدس کا وارث بنایا ہے۔ یہ ان کا شرعی حق ہے۔ ان کے لیے زمین کے خزانے اور برکات کھول دی گئی ہیں۔ ظاہری اور باطنی نعمتوں کی فراوانی انہیں نصیب ہے۔ اس لیے یہ امت بے شمار خیر و برکات کی حامل ہے۔ یہ امت نفع بخش بارش کی طرح ہے کہ جس کے بارے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ آیا اس کا پہلا حصہ بہتر تھا یا آخری۔

اے مسلمانو! مسند احمد میں رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: ''بلاشبہ تم آسانی سے نوازی گئی امت ہو۔'' صحیح بخاری میں یہ ارشاد درج ہے: ''یقیناً یہ دین خوب آسان ہے۔'' جبکہ طبرانی شریف میں یہ الفاظ درج ہیں: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے آسانی کو پسند کیا ہے اور ان کے لیے تنگی کو ناپسند کیا ہے۔''

یہ اس امت کی آسانی اور سہولت میں سے ہے کہ ان کے دلی وسوسوں اور خیالات کو معاف کر دیا گیا ہے جب تک کہ وہ زبان پر نہ آ جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو غلطی، خطا، بھول چوک اور مجبوری کے اعمال کو معاف کر دیا ہے۔ اس امت کے طہارت وعبادات کے مسائل آسان کر دیئے گئے ہیں۔ تیمم کی اجازت دے کر انہیں فضیلت دی گئی ہے، ساری زمین ان کے لیے باعث طہارت اور مسجد بنا دی گئی ہے۔ نماز میں خصوصی رعایت عنایت ملی ہے، یہ پانچ نمازیں ادا کریں گے اور پچاس کا ثواب ملے گا۔ ان کی نماز میں صف بندی فرشتوں کی دربارِ الٰہی میں صف بندی جیسی بنائی گئی ہے۔ انہیں امام کے ساتھ آمین کہنے، آپس میں سلام کرنے اور نماز عشاء کے ساتھ فضیلت دی گئی ہے۔ نماز عشاء ہم سے پہلے کسی قوم نے ادا نہیں کی۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں جمعے کے دن کے انتخاب کی توفیق دی جبکہ دوسری قوموں کو اس کے انتخاب سے گمراہ کر دیا۔ ہمیں بابرکت ناشتے ''سحری'' سے فضیلت دی جو کہ ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری امت کے لیے غنیمتیں حلال کی ہیں، جبکہ پہلی امتوں پر یہ حرام تھیں۔ ہمارے نبی اور امت کو رعب و دبدبے کے ساتھ مدد دی گئی ہے، ساری قومیں امت محمدیہ سے خوف کھاتی ہیں اور ان کی قدر کرتی ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے دلوں میں ان کی دھاک بٹھا دی ہے۔

دوسرا خطبہ

حمد وثناء کے بعد:

اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کو دیکھ کر آدمی حیران ہو جاتا ہے جن سے اللہ تعالیٰ نے اس بابرکت امت کو نوازا ہے۔ ان نعمتوں کے تنوع کو دیکھ کر اور عبادات، معاملات اور زندگی کے تمام عام وخاص شعبوں کا شمول دیکھ کر بھی آدمی دنگ رہ جاتا ہے۔ دیکھیے کہ جو شخص جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات فوت ہوتا ہے اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھا جاتا ہے اور جو اللہ کی راہ میں پہرہ داری کرتے ہوئے شہید ہو جاتا ہے' اس کا اجر قیامت تک جاری رہتا ہے اور اسے قبر کے فتنے سے محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ اس میں ہمارے ان فوجی بھائیوں کے لیے تسلی ہے جو حدود کی حفاظت اور پہرہ داری پر مامور ہیں، یقیناً وہ جہاد کر رہے ہیں جس کا بہت بڑا اجر انہیں ملنے والا ہے۔

یہ اس امت کی آسانی اور سہولت میں سے ہے کہ ان کے دلی وسوسوں اور خیالات کو معاف کر دیا گیا ہے جب تک کہ وہ زبان پر نہ آ جائیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے طاعون کی بیماری کو بھی امت اسلامیہ کے لیے رحمت اور شہادت کا ذریعہ بنایا ہے، جبکہ یہ پچھلی امتوں کے لیے عذاب اور رسوائی کے طور پر بھیجی جاتی تھی۔ ''مسند احمد'' میں آپ ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''طاعون کو اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا عذاب کے طور پر نازل فرماتا، تاہم اللہ تعالیٰ نے اسے مؤمنین کے لیے رحمت بنایا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے شہادت کا اجر صرف امت کے ان لوگوں کے لیے نہیں رکھا جو جنگ میں شہید ہو جاتے ہیں بلکہ امت محمدیہ ﷺ میں شہادت کا رتبہ کئی لوگوں کو دیا گیا ہے۔ جو غرق ہو جائے وہ شہید ہے، جو جل جائے وہ شہید ہے، جو دب جائے وہ شہید ہے، جسے شکاری جانور کھا جائے وہ شہید ہے، جو پیٹ کی بیماری میں جان سے جائے وہ شہید ہے، جسے نمونیہ مار دے وہ شہید ہے، جو پھیپھڑوں کی بیماری میں مر جائے وہ شہید ہے، جو عورت حالت نفاس میں فوت ہو جائے وہ شہید ہے، جو اپنی جان، مال یا عزت کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے اخلاص کے ساتھ شہادت کا سوال کرے تو اسے اللہ رب العزت شہادت کے مرتبہ سے نواز دیتا ہے چاہے وہ اپنے بستر پر مرا ہو۔

ان سب کی شہادت آپ ﷺ کی صحیح احادیث مبارکہ میں موجود ہے۔ یقیناً اس امت کی یہ بہت بڑی کرامت ہے۔

امت اسلامیہ کی یہ خصوصیات صرف دنیا ہی میں نہیں بلکہ آخرت میں بھی امت اسلامیہ کو بہت سی خصوصیات سے نوازا گیا ہے۔ روز قیامت اسی امت سے حساب کتاب شروع کیا جائے گا۔ اسی طرح آپ ﷺ کا حوض بھی انبیا کرام کے حوضوں کی بہ نسبت بہت عظیم ہو گا اور اس میں سے پینے والے بھی بہت زیادہ ہوں گے۔

قیامت کے دن امت جن خصوصیات سے نوازی جائے گی ان میں سے ایک یہ ہے کہ امت محمدیہ کے افراد کے ہاتھ اور پیشانیاں سفید ہوں گے۔ یہ بابرکت امت پل صراط سے گزرنے والی پہلی امت ہو گی، فقرائے مہاجرین امیروں کی بہ نسبت 500 سال پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

ہمارے نبی ﷺ اس عظیم ترین موقف میں شفاعت کبریٰ سے نوازے جائیں گے، جب تمام انبیا علیہم السلام شفاعت سے معذرت کر لیں گے۔

ہمارے نبی ﷺ ہی جنت کا دروازہ کھلوائیں گے۔ آپ ﷺ سے قبل یہ دروازہ کسی کے لیے نہیں کھولا جائے گا۔ امت محمدیہ ﷺ میں سے ستر ہزار افراد بغیر حساب وعذاب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ ایک صحیح روایت میں آتا ہے کہ ہر ایک ستر ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار داخل کر دیے جائیں گے۔

اہل جنت 120 صفوں میں ہوں گے جن میں سے 80 صفیں اس بابرکت امت کی ہوں گی اور باقی

40 دیگر امتوں کی صفیں ہوں گی۔

جنت کے بزرگوں کے سردار حضرت ابو بکر ہوں گے۔ جنت کے نوجوانوں کے سردار حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ ہوں گے۔ جنت کی عورتوں کی سردار سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہوں گی۔ شہدا کے سردار سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ ہوں گے۔ یہ سب کے سب امت محمدیہ ﷺ میں سے ہیں۔

اس امت کے مسلمان کے گناہ اللہ تعالیٰ توبہ اور استغفار کے ذریعے بلا واسطہ اور بلا سفارش مٹا دیتے ہیں۔ جب مسلمان کلمہ طیبہ پر فوت ہو جاتا ہے تو جنت میں داخل ہو جاتا ہے اور اگر وہ زمین جتنے گناہ لے کر بھی اللہ کو شرک سے بچتا ہوا ملے تو اللہ تعالیٰ اسے زمین جتنی مغفرت سے نواز دیتا ہے۔

مسلمانو! اس امت کی کرامتیں اور اس کی خصوصیات گنتی سے زیادہ ہیں۔ ان کے بارے میں بات کرنا نفع بخش اور مفید ہے، تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کا بہت شکر ادا کریں، اسی کی طرف ساری نعمتوں کو منسوب کریں کہ اس نے ہمیں اس بابرکت امت محمدیہ ﷺ کا حصہ بنایا ہے۔ بخدا یہ خدا کی نعمتوں میں عظیم نعمت ہے، اس کا دائم شکر لازم ہے اور اچھی توقع اور خوشی کا باعث ہے۔

تاہم اس نعمت کی وجہ سے ہم پر بہت سے فرائض اور بہت ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُونَ بِاللهِ﴾ (ال عمران: 110)

''دنیا میں وہ بہترین گروہ تم ہو جسے انسانوں کی ہدایت و اصلاح کے لیے میدان میں لایا گیا ہے تم نیکی کا حکم دیتے ہو، برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔''

امت کی برتری ایک ثابت شدہ حقیقت ہے اور ایسی ذمہ داری ہے جو اس امت کے افراد کے کندھوں پر پڑی ہے۔ انہیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی بھلائی دکھائیں اور اللہ تعالیٰ کی اس تکریم کے شایان شان رویہ اپنائیں۔ دین کا علم بلند کریں اور ساری دنیا میں وسطیت اور اعتدال اور رواداری کے ساتھ اسے پھیلا دیں، بھلائی کا حکم دیں، برائی سے روکیں اور ان لوگوں کی طرح نہ بنیں جنہوں نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی اور ان کا اعتراف تک نہ کیا، پھر زمین میں فساد برپا کرنے لگے، پھر اللہ کا غضب ان پر نازل ہوا اور ان میں سے کچھ بندر، خنزیر اور طاغوت کے پجاری بنا دیے گئے۔

یہ بھی جائز نہیں کہ مذکورہ فضائل کو سہارا بنا کر کوئی سستی، کاہلی یا بزدلی کا شکار بنے، کیونکہ نصرت وعزت حاصل کرنے کے کچھ اسباب وذرائع ہیں اور اسی طرح تنزلی، عذاب اور سزا کے مستحق ٹھہرنے کے بھی کچھ اسباب وذرائع ہیں اور اللہ تعالیٰ کا طریقہ یہی ہے کہ اسباب پر ہی دنیا قائم رہے۔ یہ سنت تبدیل ہونے والی نہیں ہے۔

''کیا تو نے یہ نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے مریم علیہا السلام کو کہا تھا: درخت کی لکڑی کو ہلا، تاکہ تجھ پر کچھ کھجوریں گر پڑیں۔ اگر وہ چاہتا کہ بغیر محنت کے سیدہ مریم علیہا السلام اسے پکڑ لے تو وہ پکڑ لیتی۔ تاہم ہر شے کی کوئی نہ کوئی علت ہے۔''

.....

بقیہ: علم اور اس کے فضائل

حاصل کیا اس نے بڑا نصیب حاصل کیا۔''

③ علم مرنے کے بعد بھی فائدہ پہنچاتا ہے: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: [اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلاث صدقة جارية او ولد صالح يدعو له او علم ينتفع به] (مسلم: ۱۶۳۱، ابوداود: ۲۸۸، ترمذی: ۳۷۶) ''جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل کی مدت ختم ہو جاتی ہے سوائے تین راہ سے صدقہ جاریہ کے ذریعہ سے، ایسی اولاد کے ذریعہ سے جو اس کے لیے دعا کرے یا اس کے علم کے ذریعہ جس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ چنانچہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دینی علم مرنے کے بعد بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔''

بعض انبیاء کرام کے نزدیک علم کی فضیلت:

① روایت ہے کہ حضرت لقمان حکیم نے اپنے صاحبزادے سے کہا تھا کہ ''میرے بیٹے! علماء کے پاس بیٹھو اور ان کے سامنے گھٹنے ٹیکو۔ اللہ تعالیٰ علم وحکمت کے ذریعہ دلوں کو ایسے ہی زندگی بخشتا ہے جیسے سوکھی ہوئی زمین کو ابر باراں سے زندگی ملتی ہے۔'' (جامع بیان العلم وفضلہ)

علم جہالت کو دل سے اسی طرح زائل کر دیتا ہے جس طرح چاند گھپ اندھیرے کو۔

② حضرت سفیان بن عیینہؒ (سفیان بن عیینہ مکہ کے بہت بڑے محدث تھے جن کی وفات ۱۹۸ھ میں ہوئی) فرماتے ہیں کہ سیدنا عیسیٰ کا ارشاد ہے: ''ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرو جن کی صورت دیکھ کر تمہیں خدا یاد آجائے، جن کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے اور جن کا عمل تمہیں آخرت کا شوق دلائے۔'' (جامع بیان العلم وفضلہ)

علم کی فضیلت اقوال صحابہ کی روشنی میں:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''علم کی عزت وشرف کے لیے یہی کافی ہے کہ جو اچھی طرح علم نہیں جانتا وہ بھی خود عالم کہلوانا چاہتا ہے اور اس کم علم کو جب عالم کہا جائے تو اس پر بہت خوش ہوتا ہے۔ اور جہالت کی مذمت کے لیے یہی کافی ہے کہ اس سے جاہل بھی اپنی براءت ظاہر کرتا ہے۔'' (الضرورۃ الی العلم الشرعی)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''ایک ہزار تہجد گزار اور دن کے روزے دار عابد کی موت کم حیثیت رکھتی ہے حلال وحرام کا علم رکھنے والے کی موت سے۔'' (الضرورۃ الی العلم الشرعی)

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جس کا یہ خیال ہو کہ علم سیکھنے کے لیے صبح سویرے جانا جہاد نہیں تو ایسے شخص کے علم اور عقل میں کھوٹ ہے۔ نیز فرمایا کہ عالم بن کر رہو یا متعلم یا سننے والے اور چوتھے قسم کے مت بنو، ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔'' (الضرورۃ الی العلم الشرعی)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''عالم بنو یا متعلم۔ لیکن ان دونوں کے درمیان امّعہ مت بنو۔ امعہ کہتے ہیں اس شخص کو جو کوئی رائے دینے کے قابل نہ ہو۔ جو ہر ایک کی رائے کے پیچھے چلتا ہو۔ (جامع بیان العلم وفضلہ)

سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے لڑکوں سے کہا کرتے تھے: ''آؤ مجھ سے علم حاصل کرو، کیونکہ عنقریب تم قوم میں بڑے آدمی بنو گے، میں بھی پہلے چھوٹا تھا اور کوئی میری پروا نہ کرتا تھا، لیکن جب جوان ہوا تو لوگ دوڑ دوڑ کر آنے اور مجھ سے فتوے لینے لگے۔ اس سے بڑھ کر عیب اور کیا ہو سکتا ہے کہ آدمی سے اس کے دین کی کوئی بات پوچھی جائے اور وہ جاہل نکلے۔ (جامع بیان العلم وفضلہ)

نتیجۂ بحث:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (الزمر)

''بتلاؤ تو بھلا! علم والے اور بے علم کیا برابر ہو سکتے ہیں؟''

جواب ہمیں اچھی طرح معلوم ہے عالم اور جاہل کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔

بس اب وقت کا حکم ناطق یہی ہے
کہ جو کچھ ہے دنیا میں تعلیم ہی ہے

مسلمان کے مسلمان پر 6 حقوق

تحریر جناب محمد عثمان سعید

اسلام باہمی اخوت کا دین ہے۔ ہر مسلمان تسلیم کرتا ہے کہ مجھ پر دوسرے مسلمان بھائیوں کے حقوق وآداب واجب ہیں۔ وہ یہ بھی سمجھتا ہے کہ دراصل ان حقوق کی ادائیگی اللہ رب العزت کا قرب ورضا حاصل کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔ اس لئے کہ یہ حقوق وآداب اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان پر واجب کیے ہیں تاکہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے انہیں انجام دے تو بلاشبہ اللہ ہی کی اطاعت وفرماں برداری ہے اور اس کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ مسلمانوں کے ایک دوسرے پر کئی حقوق ہیں جن میں سے چھ حقوق بہت اہم ہیں:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ" قِيلَ: مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللهِ؟، قَالَ: "إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ، وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ، وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللهَ فَسَمِّتْهُ، وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ.]

"ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں" کہا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کون کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ① جب تو اسے ملے تو سلام کہے۔ ② جب وہ دعوت پر مدعو کرے تو اس کی دعوت قبول کر۔ ③ جب وہ تجھ سے نصیحت (خیر خواہی) طلب کرے تو اس کی خیر خواہی کر۔ ④ جب وہ چھینک مار کر الحمدللہ کہے تو اس کا جواب دے (یعنی یَرْحَمُكَ اللهُ کہہ) ⑤ جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی بیمار پرسی کر، ⑥ اور جب وہ وفات پا جائے تو اس کے جنازے میں شرکت کر۔" (مسلم)

پہلا حق: سلام کہنا اور جواب دینا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: [إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ] "جب تم (کسی مسلمان سے) ملو تو اسے سلام کہو۔" صحیح مسلم کی ایک دوسری روایت میں ہے۔ "رَدُّ السَّلَامِ" "سلام کا جواب دینا۔"

سلام کہنا بھی مسلمان پر حق ہے اور سلام کا جواب دینا بھی حق ہے۔

سلام بمعنی (سَلَامَةٌ) ہے یعنی (سَلَامَةُ اللهِ عَلَيْكُم) "تم پر اللہ کی سلامتی ہو۔" جب کوئی شخص دوسرے کو سلام کہتا ہے تو وہ اسے اس بات سے آگاہ کرتا ہے کہ میری طرف سے بے فکر ہو جاؤ کہ میں تمہیں کوئی نقصان پہنچاؤں گا، کیونکہ جو اللہ رب العزت سے اس کی سلامتی کی دعا کر رہا ہے وہ خود اسے تکلیف کیسے دے سکتا ہے۔

جب مسلمان سے ملے اسے سلام کہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ جب ملاقات ہو تو سلام کرے اور جب جدا ہوں تو سلام کہنے کی ضرورت نہیں۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَجْلِسِ، فَلْيُسَلِّمْ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ، فَلْيُسَلِّمْ]

"جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں پہنچے تو اسے چاہیے کہ سلام کہے، اور جب وہاں سے اٹھنا چاہے تب بھی سلام کہے۔" (ابوداود)

اسلام کی بہترین خصلت:

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کون سا اسلام افضل ہے (یعنی اسلام کی کون سی خصلت سب سے بہترین ہے)؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

[تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ]

"تمہارا کھانا کھلانا اور سلام کہنا اسے، جسے تم پہچانتے ہو اور جسے نہیں پہچانتے۔" (بخاری)

سلام کہنے کی وجہ سے جنت میں داخلہ:

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا جو ارشاد میں نے سب سے پہلے سنا وہ یہ تھا:

[يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ]

"اے لوگو! سلام عام کرو، کھانا کھلایا کرو، صلہ رحمی کرو اور جب لوگ سو رہے ہوں تو تم رات کو نماز (تہجد) پڑھو، تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔" (ترمذی)

ایک دوسری روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"(وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ)" لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا، أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ"

"(اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میرے جان ہے!) تم لوگ اس وقت تک جنت میں نہیں جا سکو گے جب تک کہ ایمان نہ لے آؤ۔ اور اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپس میں محبت نہ کرنے لگو۔ کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتا دوں کہ اس پر عمل کرنے سے آپس میں محبت کرنے لگو؟ آپس میں سلام بہت کیا کرو۔" (مسلم)

سلام کی ابتداء کون کرے:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ]

"سوار، چلنے والے کو سلام کہے، چلنے والا بیٹھنے والے کو اور کم تعداد والے بڑی تعداد والوں کو سلام کہیں۔" (بخاری)

نماز پڑھنے والے کو سلام کہنا:

نماز پڑھنے والے کو سلام کہنا چاہیے البتہ وہ نماز کی حالت میں ہاتھ کے اشارے سے جواب دے زبان

سے نہیں۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد قباء میں نماز پڑھنے کے لئے تشریف لائے۔ (اسی اثنا میں آپ کے پاس) انصار آگئے۔ [فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي] "پس وہ آپ کو سلام کہتے تھے اور آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے۔" سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا بلال سے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو کس طرح (سلام کا) جواب دیتے دیکھا، جب کہ آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور وہ لوگ آپ کو سلام کہتے تھے؟ سیدنا بلال نے جواب دیا: [يَقُولُ هَكَذَا، وَبَسَطَ كَفَّهُ] "آپ ﷺ اس طرح کیا کرتے تھے اور (سیدنا بلال نے) اپنی ہتھیلی پھیلائی۔" (ابوداود)

سلام کے ہر کلمہ پر دس نیکیاں:

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا "السلام علیکم" (تم پر سلامتی ہو) "آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (اسے) "دس" (نیکیاں ملیں) پھر دوسرا آدمی آیا اور اس نے کہا: "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" (تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت ہو) "آپ نے سلام کا جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اسے) "بیس" (نیکیاں ملیں)۔ پھر ایک اور آدمی آیا تو اس نے کہا "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" (تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت وبرکات ہوں)" آپ نے جواب دیا اور وہ بھی بیٹھ گیا، تو آپ نے فرمایا: (اسے) "تیس" (نیکیاں ملی ہیں)۔ (ابوداود)

سلام کے کامل الفاظ اتنے ہی ہیں، اس سے زیادہ الفاظ رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہیں۔

(ومغفرتہ) کے اضافے کی روایت ابوداود میں ہے جس کے متعلق منذری نے فرمایا: "اس میں ابو مرحوم عبدالرحمٰن بن میمون اور سہل بن معاذ دوراوی ہیں [لَا يُحْتَجُّ بِهِمَا] "ان دونوں کے ساتھ دلیل نہیں پکڑی جاتی۔"

اس روایت کو علامہ محمد ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ نے ضعیف کہا ہے۔

دوسرا حق: دعوت قبول کرنا:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: [وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ] "جب وہ دعوت پر مدعو کرے، تو دعوت قبول کر۔"

یہ الفاظ عام ہیں، کسی مقصد کے لئے بھی مسلمان بھائی بلائے تو اس کے پاس جانا حق ہے مثلاً وہ مدد کے لئے پکارتا ہے یا کسی مشورہ طلب کرنے کے لئے یا کھانے کے لئے، غرض کسی بھی جائز کام کے لئے دعوت دے تو اس کی دعوت کو قبول کرنا حق ہے۔

مگر ہاں اگر کوئی آدمی کسی برائی کی دعوت دے، یا کسی ایسے کام کی طرف بلائے جہاں برائی کا امکان ہو تو اسے چاہیے کہ اس کی دعوت کو قبول نہ کیا جائے۔

تیسرا حق: نصیحت، خیر خواہی کرنا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ) "جب وہ تجھ سے نصیحت (خیر خواہی) طلب کرے تو اسے نصیحت (اس کی خیر خواہی) کر۔"

مسلمان کی خیر خواہی ہر حال میں ضروری ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(وَيَنْصَحُ لَهُ إِذَا غَابَ أَوْ شَهِدَ) "وہ حاضر ہو یا غائب، اس کی خیر خواہی کرے۔"

یعنی حاضر ہے تو اس کی جھوٹی تعریف، منافقت، دھوکا، اور غلط مشورہ نہ دے۔ اگر غائب ہے تو اس کی غیبت، چغلی، بدخواہی وغیرہ نہ کرے، یعنی ہر حالت میں اس کی بھلائی کی فکر کرے۔

ایک اور روایت میں ہے سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[الدِّينُ النَّصِيحَةُ قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ: "لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ.]

"دین نصیحت (خلوص، خیر خواہی) کا نام ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: (اے اللہ کے رسول!) کس کے لئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لئے، اس کی کتاب کے لئے، اس کے رسول کے لئے، اہل ایمان کے ائمہ، حکام اور عام مسلمانوں کے لئے۔" (مسلم)

اللہ تعالیٰ کے لئے نصیحت کا مفہوم یہ ہے کہ انسان اپنے رب کی عبودیت میں سرشار رہے۔ اس کی توحید کا اقرار واظہار کرے اور شرک سے بیزار اور دور رہے۔ رسول کے لئے نصیحت یہ ہے کہ ان کی رسالت کا اقرار واظہار اور اطاعت کرے۔ بدعات سے بیزار اور دور رہے۔ کتاب اللہ کے لئے نصیحت یہ ہے کہ کتاب اللہ کو اپنا دستور زندگی بنائے اور تمام مسائل اس کی روشنی میں انجام دینے کے لئے کوشاں رہے۔ حکام وقت کے لئے نصیحت یہ ہے کہ خیر خواہی کے کاموں میں ان کی اطاعت کرے اور ان کے ساتھ معاون بنے۔ ظلم وتعدی کی صورت میں انہیں باز رکھنے کی کوشش کرے اور ان کا معاون نہ بنے۔ عام مسلمانوں میں حسب مراتب، دین ودنیا کے معاملات میں بھلائی سے پیش آئے، ان کا خیر خواہ رہے، ان کو دھوکا نہ دے، کسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور دوسروں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے، یہی ان کے لئے نصیحت ہے۔

نصیحت اور خیر خواہی کا اندازہ اس سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی کہ

نماز پڑھا کروں گا، زکاۃ دیا کروں گا (وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ) "اور ہر مسلمان کے لئے (اچھی) نصیحت، خیر خواہی کروں گا۔" (بخاری)

سیدنا انس بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: [لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ، حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ]

"تم میں سے کوئی مؤمن نہیں ہو سکتا حتیٰ کی وہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی چیز پسند کرے جو اپنے لیے کرتا ہے۔" (بخاری)

چوتھا حق: چھینک کا جواب دینا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللهَ فَسَمِّتْهُ) "جب وہ چھینک مار کر الحمدللہ کہے تو اس کا جواب دے (یعنی يَرْحَمُكَ اللهُ کہہ)۔"

ایک روایت میں ہے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: [إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَإِذَا قَالَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَلْيَقُلْ: يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ]

"جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو "الحمد لله" (سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں) کہے، اس کا بھائی یا ساتھی اسے "یرحمك الله" (اللہ تجھ پر رحم کرے) کہے، جب وہ (یرحمك الله) کہے تو (پہلا) یہ کہے "یهديكم الله ويصلح بالكم" "اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت درست کرے۔" (بخاری)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے، جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ الحمدللہ کہے تو ہر اس مسلمان پر جو اسے سنے حق ہے کہ اسے "یرحمك الله" کہے۔ اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے، جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو جس قدر ہو سکے اسے روکے، کیونکہ جب وہ "ہا" کہتا ہے تو شیطان اس سے ہنستا ہے۔ (بخاری)

ایک دوسری روایت میں ہے سیدنا ابوہریرہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو:

[إِذَا عَطَسَ وَضَعَ يَدَهُ أَوْ ثَوْبَهُ عَلَى فِيهِ، وَخَفَضَ أَوْ غَضَّ بِهَا صَوْتَهُ]

"جب چھینک آتی تو آپ اپنے منہ پر اپنا ہاتھ یا کوئی کپڑا رکھ لیتے اور اپنی آواز کو کم رکھتے۔" (ابوداود)

پانچواں حق: بیمار پرسی کرنا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: [وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ] "جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی بیمار پرسی کر۔"

سیدنا براء بن عازب بیان فرماتے ہیں کہ:

" أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ: بِعِيَادَةِ المَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الجَنَائِزِ، وَتَشْمِيتِ العَاطِسِ، وَنَصْرِ الضَّعِيفِ، وَعَوْنِ المَظْلُومِ، وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ"

"ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بیمار کی عیادت کرنے، جنازے کے ساتھ جانے، چھینک کا جواب دینے، قسم ڈالنے والے کی قسم پوری کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنے اور سلام کو عام کرنے کا حکم دیا۔" (بخاری)

سیدنا علی بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[مَنْ أَتَى أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، عَائِدًا، مَشَى فِي خَرَافَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَجْلِسَ، فَإِذَا جَلَسَ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ، فَإِنْ كَانَ غُدْوَةً، صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمْسِيَ، وَإِنْ كَانَ مَسَاءً، صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ]

"جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے پاس عیادت کے لئے آتا ہے تو وہ مریض کے پاس آ کر بیٹھنے تک جنت کے پھل چنتا آتا ہے۔ جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو اس پر رحمت سایہ فگن ہو جاتی ہے۔ اگر (عیادت) صبح کے وقت ہو تو شام تک ستر ہزار (70,000) فرشتے اسے دعائیں دیتے رہتے ہیں اور اگر شام کا وقت ہو تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اسے دعائیں دیتے رہتے ہیں۔" (ابن ماجہ، ابوداود)

ایک دوسری روایت میں ہے سیدنا ابوہریرہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي، قَالَ: يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُودُكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ؟]

"بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: "اے آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تم نے میری عیادت نہیں کی؟" وہ کہے گا: اے میرے رب! میں آپ کی عیادت کیسے کرتا جبکہ آپ تو رب العالمین ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: "کیا تمہیں معلوم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ مریض ہے، پھر تم نے اس کی عیادت نہیں کی! کیا تمہیں علم نہیں تھا اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے بھی وہیں پاتا۔" (مسلم)

ان کے دیکھنے سے جو آتی ہے منہ پہ رونق
وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے

چھٹا حق: اتباع الجنائز:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: [وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ] "جب وہ وفات پا جائے تو اس کے جنازے میں شرکت کر۔"

جب مسلمان فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ میں شریک ہونا گویا مسلمان کا یہ حق ہے اور اس میں بہت بڑا اجر ہے۔

سیدنا ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[مَنْ شَهِدَ الجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ، فَلَهُ قِيرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَ حَتَّى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ، قِيلَ: وَمَا القِيرَاطَانِ؟ قَالَ: مِثْلُ الجَبَلَيْنِ العَظِيمَيْنِ]

"جو شخص جنازے میں شریک ہوا حتیٰ کہ اس نے نماز (جنازہ) پڑھی، پس اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے۔ جو شخص دفن تک ساتھ رہا اسے دو قیراط کا ثواب ملتا ہے۔ پوچھا گیا کہ دو قیراط کتنے ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (دو قیراط) دو عظیم پہاڑوں کے برابر (ہیں)۔" (ایک روایت میں ہے کہ احد پہاڑ سے بھی زیادہ قیراط کا وزن ہے۔") (بخاری)

مطلب یہ ہے کہ یہ دنیا کا مروجہ قیراط نہیں، جو درہم کا بارہواں حصہ ہوتا ہے، بلکہ اس سے اجر و ثواب کی وہ عظیم مقدار مراد ہے جس کا صحیح معنوں میں ہم اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔

آخر میں اللہ رب العالمین سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حقوق العباد ادا کرنے اور آپس میں اخوت و بھائی چارہ قائم کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

ضروری اعلان

الاسلام ڈائری 2016ء کے چند نسخے باقی ہیں۔ شائقین حضرات جلد رابطہ فرمائیں۔ قیمت بمع ڈاک خرچ -/350 روپے ہے۔

رابطہ: حدیث پبلیکیشنز ۱۰۶ راوی روڈ لاہور

0321-6487892

قحط اور قحط الرجال رمزیہ!

یہ دور دور بے کسی ہے اور دنیا ہے کہ ''شہر ناپرساں'' بنتی چلی جا رہی ہے۔ مادی ترقی روبہ عروج ہے' اخلاق گراوٹ کا شکار ہے۔ انسان کے ہاتھوں عمارتیں بلند سے بلند ترین ہو رہی ہیں' انسانی بستیاں پھیل رہی ہیں' سینے سکڑ رہے ہیں بستیوں میں اژدھام بڑھ رہے ہیں۔ آدمی گھٹ رہے ہیں۔ سر بے شمار ہیں' مغز مار کوئی دکھائی نہیں دیتا' سینے گننے پر آئیں تو گنے نہ جائیں' جذبات ناپید ہیں۔ دل سبھی کے دھڑکتے ہیں' احساس سو دوزیاں موجود نہیں کہنے کو بنی نوع آدم کی ''تعداد'' روز بروز افزوں تر ہے مگر مسجود ملائکہ' انسان دکھائی نہیں پڑتا۔

وجود ہی وجود ہیں' صفات' وہ بھی اچھی صفات کم یاب بلکہ نایاب ہو رہی ہیں۔

مغل حکمرانوں کے آخری حکمران (تاج و تخت والے مغل تو بعد میں بھی رہے' مرضی کی حکومت کرنے والا آخری مغل حکمران) اورنگ زیب عالمگیر' اپنے بیٹے محمد معظم کے نام ایک مکتوب میں لکھتا ہے:

''اچھے انسان خالص سونے کی طرح ہوتے ہیں'
آنچہ پر جستیم و کم دیدم و بسیار است و نیست
نیست جز انسان دریں عالم کہ بسیار است و نیست

جس چیز کی ہم نے انتہائی جستجو کی لیکن بہت کم دستیاب ہوئی یعنی کثرت سے ہونے کے باوجود جو نایاب ہے وہ اس دنیا میں انسان کے سوا اور کوئی چیز نہیں جو بہت زیادہ ہونے کے باوجود موجود نہیں۔

ایک دن نواب سعد اللہ خاں ورد وظیفہ سے فراغت کے بعد دیر تک دعا مانگتا رہا۔ یہ دیکھ کر ایک گستاخ مصاحب نے پوچھ لیا کہ آپ کو دنیا میں بہت کچھ مل چکا ہے' اب آپ کو کس چیز کی ضرورت ہے جو یوں کافی دیر تک ہاتھ اٹھائے دعا مانگتے رہتے ہیں؟ نواب سعد اللہ خاں نے جواب دیا:

''مجھے ایک اچھے انسان کی خواہش دعا پر مجبور کرتی ہے.....''

بیٹے! خدا کی قسم! سعد اللہ خاں نے بہت اچھی بات کی ہے۔ اس دنیا میں جس کو اچھے انسان سے واسطہ ہو گیا اس کو دنیا کے خزانے مل گئے۔''

یہی اورنگ زیب عالمگیر' ایک اور مکتوب میں لکھتا ہے: ''ماضی میں ایک شخص نے ایک بزرگ کے سامنے زمانے کی شکایت کی۔ بزرگ نے جواب دیا کہ اس وقت تو رب کا شکر ادا کرنا چاہیے لیکن آنے والے دور میں لوگوں کے خیالات بدل جائیں گے' انصاف اور احسان باقی نہ رہے گا' شہروں کے محافظ اور منتظم لوٹ مار کی طرف مائل ہوں گے' وقت کا حاکم بھی فریادیوں سے اغماض برتے گا' امراء ایک دوسرے کی رعایت میں ظالموں کی مدد کریں گے' سچ زائل ہو جائے گا' جھوٹ اور مبالغہ کو رواج ملے گا' عورتیں دلیر ہو جائیں گی' لڑکیاں مرتبہ وزارت تک جا پہنچیں گی' عالی مرتبہ لوگ بدذل اور بے قدر ہو کر اصلاح کے کاموں سے رک جائیں گے' اہل اور کام کے لوگ گوشہ نشین ہو کر بھی خطرہ محسوس کریں گے' نااہل اور احمق اقتدار پر فائز ہو جائیں گے' وقت پر بارشیں نہ ہوں گی۔ اقتدار والے غلہ مہنگے داموں فروخت کریں گے' ملک حکمرانوں کی بے انصافی سے برباد ہوگا' امراء اور بادشاہوں کے گھروں میں طوائفیں رہنے لگیں گی اور مرد عورتوں کی محفلوں میں بیٹھنے اور ان کا لباس پہننے کی تمنا کریں گے۔''

نکتہ اعتراض

رانا محمد شفیق خاں پسروری

اورنگ زیب عالمگیر کے مکتوب سینکڑوں سال قبل لکھے گئے تھے' ان کی صداقت پر اس وقت سے کہیں زیادہ اب یقین آ رہا ہے۔ ایک دور انسان کی ''ناپیدگی و نایابی'' کا خود اورنگ زیب کے فوراً بعد آ گیا تھا۔ ایک یہ دور ہے کہ جب ''صاحبان کمال دکھائی نہیں دے رہے اور باکمال لوگوں کی صحبتیں میسر نہیں۔ اچھے اور اچھی صفتوں والے انسان اب تاریخ کا حصہ بن چکے ہیں یا پہنچ سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ یہ دور ''قحط الرجال'' کا دور ہے کہ ذاتیں بہت ہیں لیکن شخصیات دکھائی نہیں پڑتیں۔

مختار مسعود نے اپنی کتاب ''آوازِ دوست'' میں بہت خوب لکھا ہے کہ ''قحط میں موت ارزاں ہوتی ہے اور قحط الرجال میں زندگی'' مرگ انبوہ کا جشن ہو تو قحط' حیات بے مصرف کا ماتم ہو تو قحط الرجال۔

ایک عالم موت کی ناحق زحمت کا' دوسرا زندگی کی ناحق تہمت کا۔

ایک سماں حشر کا' دوسرا حشرات الارض کا۔

زندگی کے تعاقب میں رہنے والے قحط سے زیادہ قحط الرجال کا غم کھاتے ہیں۔''

آج کا دور ''قحط الرجال'' کا ہی دور ہے۔ مختار مسعود نے جو کہا وہ خوب ہے۔ میں کہتا ہوں کہ واقعتاً اے کاش! قحط ہوتا' قحط الرجال نہ ہوتا۔

قحط ہو تو صاحبان بصیرت حل ڈھونڈ ہی لیتے ہیں' قحط الرجال ہو تو اشیاء کی فراوانی سے بھی سکون میسر نہیں آتا۔

آدمیوں کا ہجوم آج بھیڑوں کے اس ریوڑ کی مانند ہے جس کا کوئی چرواہا نہیں ہوتا۔

آج لیڈر بہت ہیں مگر قائد کوئی نہیں (لیڈر مشہور ہیں مقبول نہیں۔) آج قیادتوں پر بے بصیرتی کا سایہ ہے کہ آج ''برائلر لیڈر'' سامنے آتے ہیں' بنے بنائے ہوئے سروں پر بیٹھا دیئے جاتے ہیں' راتوں کو سوتے ہیں تو کانوں میں واہ واہ کی صدائیں اور بلے بلے کے نعرے گونج رہے ہوتے ہیں' صبح اٹھتے ہیں تو نیچے سے پوری پارٹی غائب ہو چکی ہوتی ہے۔ قیادتیں تو اچھے انسانوں کا حق ہوتی ہیں۔

آج منصب و امور کا جام کم ظرفوں کے حوالے کر دیا گیا ہے' نااہل لوگ ذمہ داریوں اور بڑے عہدوں پر جلوہ گر ہیں' جہالت کے مارے دانشور بنے بیٹھے ہیں' ڈگریاں عام ہیں' علم و فہم مفقود ہے۔

آج اچھے انسان تو ڈھونڈنے سے نہیں ملتے۔

معاشی حالت سدھارنے کے پروگراموں سے ''قحط'' کی پیش بندی تو ہو سکتی ہے ''قحط الرجال'' کی نہیں۔

یہ دور قحط الرجال کا دور ہے' جہاں مردم شماری ہو تو آدمی بے شمار ہیں' مردم شناسی ہو تو نایاب ہیں۔''

جسد بے روح ہو جائیں (اور کثرت سے بے روح ہو جائیں) تو قحط ہوتا ہے' لوگ بے اصول اور بے ضمیر ہو جائیں تو قحط الرجال ہوتا ہے۔

بھوک اور پیاس سے ہلاکتیں ہوں تو قحط' نظریات کی جگہ مفادات لے لیں تو قحط الرجال۔ خشک سالی کا رواج ہو تو قحط' بے وفائی و بے حمیتی کا شہرہ ہو تو ''قحط الرجال.....'' المیہ ہے کہ اس دور بے بصیرت میں لوگ شاد باد کے ترانے گا رہے ہیں' ہاؤ ہو کا شور مچا رہے ہیں اور اہل دانش کہہ رہے ہیں کہ

بے دلی ہائے تماشا کہ نہ عبرت ہے نہ ذوق
بے کسی ہائے تمنا کہ نہ دنیا ہے نہ دیں

❀❀❀❀❀

علم اور اس کی فضیلت

تحریر جناب مولانا شیر خاں جمیل

علم کا لغوی معنی:

علم (عین کے کسرے اور لام کے سکون کے ساتھ) کا عربی لغت میں معنی ہے: معرفت یعنی کسی چیز کا ادراک۔ (المنجد، مصباح اللغات)

علم کا اصطلاحی معنی:

علامہ شوکانیؒ (محمد بن علی بن محمد الشوکانی، وفات ۱۲۵۵ھ) فرماتے ہیں:

''علم ایک ایسی صفت ہے جس کے ذریعے مطلوبہ چیز پوری طرح منکشف اور واضح ہو جاتی ہے۔''

(ارشاد الفحول الی التحقیق الحق من علم الاصول)

امام راغب اصبہانیؒ فرماتے ہیں:

''علم کہتے ہیں کہ کسی چیز پر کسی صفت کے ساتھ حکم لگانا جو فی الواقع اس کے لیے ثابت ہو یا ایک چیز کی دوسری چیز سے نفی کرنا جو فی الواقع اس سے غیر ثابت ہو۔'' (مفردات القرآن)

شیخ صالح بن غانم السدلان فرماتے ہیں کہ

''علم کا اصطلاحی معنی یہ ہے کہ عقل میں کسی چیز کی صورت کا آ جانا۔'' (الضرورۃ الی العلم الشرعی)

علم کی اقسام:

اہل علم نے بے شمار اقسام بیان کی ہیں۔ یہاں ہم سیدھے سادے انداز میں اس موضوع کو سمجھنے کے لیے علم کو دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں: ① دنیوی علم ② دینی وشرعی علم۔

دنیوی علم:

دنیوی علم اس کو کہتے ہیں جو انسان اپنی عقل وفکر، احساسات اور تجربات سے وضع کرتا ہے، بناتا ہے، جس علم کے ذریعہ سے انسان دنیا میں ترقی کرتا ہے انجینئرنگ، میڈیکل سائنسز وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دنیوی علم کو ظاہری علم سے تعبیر کیا ہے جس کا تعلق دنیا ہی سے ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۖ وَ هُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝ ﴾ (الروم)

''وہ دنیا کی زندگی میں سے محض ظاہری چیزوں کو جانتے ہیں اور وہ آخرت (کے علم) سے تو غافل ہیں۔''

ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ﴾

''تو جب ان کے رسول ان کے پاس دلیلیں لے کر آئے تو وہ اپنے علم پر اترانے لگے۔ چنانچہ اس آیت میں بھی علم سے مراد دنیوی علم ہی ہے۔''

دنیوی علم کی دو قسمیں ہیں:

① مباح ② حرام

① **مباح**..... ہر وہ علم جس سے دنیا مین ترقی حاصل ہوتی ہو اور بھلائی پھیلتی ہو مثلاً طب، صنعت وحرفت، حساب، تجارت اور زراعت کی تعلیم وغیرہ۔

نوٹ: بعض اہل علم نے اس قسم کی دنیوی تعلیم کو فرض کفایہ بھی ٹھہرایا ہے۔ (الضرورۃ الی العلم الشرعی)

② **حرام**..... ہر وہ علم جس کے ذریعہ سے آپ دوسروں کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ مثلاً جادوگری کا علم، شعبدہ بازی کا علم وغیرہ۔

دینی وشرعی علم:

قرآن وحدیث کے علم کو دینی وشرعی علم کہا جاتا ہے۔ علامہ ابن حجر عسقلانیؒ (امام حافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانیؒ۔ سن ۷۷۳ھ میں پیدا ہوئے اور ۸۵۲ھ میں وفات پائی) فرماتے ہیں کہ شرعی علم سے مراد وہ علم ہے جس سے دینی امور میں ان باتوں کا علم ہو جن پر عمل کرنا ہر بالغ مسلمان پر واجب ہے جیسے عبادات ومعاملات وغیرہ۔ اور اللہ اور اس کی صفات کا علم اور اللہ کے حکم سے جن باتوں پر عمل کرنا واجب ہو اور اللہ کی ذات کو نقائص سے پاک کرنے کا علم وغیرہ۔ (فتح الباری: ۱/۱۴۱، کتاب العلم)

دینی وشرعی علم کی دو قسمیں:

معلوم رہے کہ دینی وشرعی علم کی بھی دو قسمیں ہیں: علامہ ابن عبدالبرؒ نے لکھا ہے کہ علماء کا اتفاق ہے کہ علم (دین) کی دو قسمیں ہیں: ① فرض کفایہ ② فرض عین (جامع بیان العلم وفضلہ)

① **فرض کفایہ**..... اس عمل کو کہا جاتا ہے کہ جس کو کسی ایک علاقے کے چند لوگ انجام دے دیں تو اس علاقہ کے جملہ لوگوں کا فریضہ ادا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل علوم فرض کفایہ کے دائرے میں آتے ہیں۔ دین وشریعت کے علم پر عبور حاصل کرنا مثلاً قرآن مجید کا حفظ کرنا، اس کی تفسیر کا علم، اصول تفسیر کا علم، احادیث کا علم، اصول احادیث کا علم، علم فقہ کا علم، عربی لغت کا علم، راویان (رواۃ) حدیث کا علم اور اجماع وغیرہ کا علم بڑی گہرائی کے ساتھ حاصل کرے تا کہ دین وشریعت کے امور میں اپنے علاقہ کے لوگوں کی رہنمائی کر سکے۔ جب کوئی دین کا علم گہرائی سے حاصل کر لیتا ہے تو وہ عالم، فقیہ، مفتی، مجتہد، قاضی اور دینی رہنما بن جاتا ہے۔ دینی علم کو پوری طرح گہرائی سے حاصل کرنے کی ذمہ داری امت کے چند افراد پر ڈالی گئی ہے۔ اگر اس علاقے کے چند افراد اس طرح شریعت کا گہرا علم حاصل کر لیں تو اس علاقہ کے جملہ افراد پر سے یہ فریضہ ساقط ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ۭ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَاۗىِٕفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ۝ ﴾ (التوبۃ)

''اور مسلمانوں کو یہ نہ چاہیے کہ سب نکل کھڑے ہوں، سو ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ ان کی ہر بڑی جماعت میں ایک چھوٹی جماعت جایا کرے تا کہ وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کریں اور تا کہ یہ لوگ اپنی قوم کو جب کہ وہ ان کے پاس آئیں، ڈرائیں تا کہ وہ ڈر جائیں۔''

② **فرض عین**..... کے حوالے سے علامہ ابن عبدالبرؒ

فرماتے ہیں کہ دین کا اجمالی علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض عین ہے۔ جیسے توحید کا علم یعنی زبان سے شہادت اور قلب سے اس کا اقرار کرے کہ اللہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔

اسی طرح رسالت کا علم یعنی اس بات کی شہادت کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ اسی طرح آخرت کا علم' جنت اور جہنم کا علم' جملہ فرائض کا علم' مثلاً طہارت' نماز' روزہ' اور اگر مالدار ہو تو زکوٰۃ و حج کے احکام کا علم' جملہ واجبات اور اوامر کے ساتھ جملہ نواہی (ممنوعات) کا علم یعنی شریعت میں کیا کیا چیزیں حرام ہیں؟ اس کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے (جامع بیان العلم وفضلہ)

علامہ ابن عبدالبرؒ نے اپنی کتاب ''جامع بیان العلم وفضلہ'' کی ابتداء میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: [طلب العلم فریضة علی کل مسلم] (علامہ ابن عبدالبرؒ نے لکھا ہے کہ اس حدیث کی اسناد میں کلام کیا گیا ہے' لیکن اس کے معنی محدثین کے نزدیک بھی درست ہیں۔) (دیکھیے جامع بیان العلم وفضلہ)

''دینی تعلیم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔''

علم دین وشریعت کی فضیلت:

دین اسلام کو دیگر مذاہب پر یہ امتیاز حاصل ہے کہ وہ اپنی شروعات علم سے کرتا ہے۔ دین کی بنیاد ایمان وعمل پر ہے اور ایمان وعمل کی بنیاد علم ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ پر جو سب سے پہلے وحی نازل کی اس کا پہلا لفظ ''اقرا'' ہے یعنی ''پڑھ''۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ﴾ (العلق)

''پڑھ! اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا' جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا تو پڑھتا رہ' تیرا رب بڑے کرم والا ہے' جس نے قلم کے ذریعہ (علم) سکھلایا' جس نے انسان کو وہ سکھایا جسے وہ نہیں جانتا تھا۔''

سب سے پہلے وحی پر مشتمل ان پانچ آیات کے اندر براہ راست تعلیم پر زور دیا گیا ہے' تین مرتبہ علم کا' دو مرتبہ پڑھنے کا اور ایک مرتبہ لکھنے کا تذکرہ کیا گیا۔

امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاریؒ (محمد بن اسماعیل البخاری وفات ۲۵۶ھ) نے صحیح بخاری (صحیح بخاری کتاب العلم باب ۱۰) میں ایک باب باندھا ہے: [باب العلم قبل القول والعمل لقول الله عز وجل فاعلم انه لا اله الا الله فبدأ بالعلم] یعنی علم قول اور عمل دونوں پر مقدم ہے۔ اللہ عز وجل نے رسول اکرم ﷺ کو حکم فرمایا کہ اے رسول! جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ چنانچہ علم حاصل کرنے کا حکم دیا پھر توحید کی تعلیم دی۔

اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ابتداء بھی قلم' کتابت' سے کی ہے جو حصول علم کا اہم اور قابل اعتماد ذریعہ ہے۔

[عن عبادة بن الصامت قال: قال رسول الله ﷺ ان اول ما خلق الله القلم، فقال له اكتب] (ترمذی)

''سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور اس سے کہا لکھ۔''

قرآن مجید میں علم کی فضیلت:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ﴾

''جو لوگ تم میں سے ایمان والے ہیں اور جن کو علم عطا کیا گیا ہے اللہ ان کے درجے بلند کرے گا۔''

علامہ قرطبیؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''درجات کی بلندی سے مراد آخرت کا ثواب اور دنیا میں ان کی عزت واکرام بڑھانا ہے۔ چنانچہ مومن غیر مومن پر فوقیت رکھتا ہے اور عالم غیر عالم پر۔'' (الجامع لاحکام القرآن)

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو حکم دیا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے علم کی زیادتی کے لیے دعا کریں۔ ﴿وَ قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۝﴾ (سورہ طٰہٰ: ۱۱۴) ''اور کہو میرے پروردگار! میرے علم میں اضافہ فرما۔'' اس دعا سے علم کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾ (فاطر: 28)

''اور اللہ سے تو اس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو صاحب علم ہیں۔''

شیخ صالح السدلان حفظہ اللہ اس آیت کے ضمن میں فرماتے ہیں: علماء یعنی وہ لوگ جو اللہ عز وجل کو جانتے ہیں وہی اللہ کی قدر کرتے ہیں جیسا کہ اس کی عزت کرنے کا حق ہے۔ تو جو شخص علم سیکھتا ہے اور سکھاتا ہے' جو بندے کو اللہ اور آخرت کے قریب کرتا ہے تو اللہ ان کے ساتھ بھلائی کرتا ہے۔ (الضرورة الی العلم الشرعی)

احادیث میں علم کی فضیلت:

① سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: [من یرد الله به خیرا یفقهه فی الدین] (بخاری' حدیث ۷۱' کتاب العلم۔ مسلم: ۱۰۳۷)

''اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے۔''

② سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: [من سلک طریقا یطلب فیه علما سلک الله به طریقا من طرق الجنة، وان الملائكة لتضع اجنحتها رضا لطالب العلم، وان العالم لیستغفر له من فی السموات ومن فی الارض والحیتان فی جوف الماء، وان فضل العالم علی العابد كفضل القمر لیلة القدر علی سائر الكواكب، وان العلماء ورثة الانبیاء وان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درهما وانما ورثوا العلم فمن اخذه اخذه بحظ وافر] (ابوداود: ۳۶۴' ترمذی: ۲۸۳۵' ابن ماجہ: ۲۲۳) ''جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے کسی راہ پر چلے تو اللہ اس راستے کے ذریعہ اسے جنت کی راہ پر چلائے گا اور فرشتے علم سیکھنے والے کی خوشنودی کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں اور آسمان اور زمین والے اور پانی کے اندر مچھلیاں بھی اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ اور علماء انبیاء کے وارث ہیں اور انبیاء روپے پیسے وراثت میں نہیں چھوڑتے بلکہ وہ وراثت میں علم چھوڑ جاتے ہیں تو جس نے علم

باقی صفحہ 9 پر

رد قادیانیت پر

علمائے اہل حدیث کی خدمات (قسط نمبر7)

تحریر: جناب عبدالرشید عراقی

مولانا صفی الرحمن مبارکپوریؒ

مولانا صفی الرحمن مبارکپوریؒ ایک نامور عالم دین تھے۔ ان کی مشہور کتاب سیرۃ نبوی ﷺ پر ''الرحیق المختوم'' ہے اور اس کتاب پر مصنف کو رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کی طرف سے اول انعام ملا۔ اس کے علاوہ اور کئی کتابیں ان کے قلم سے نکل چکی ہیں۔ حدیث اور تاریخ پر ان کی نظر وسیع تھی۔ ماہنامہ محدث بنارس کے ایڈیٹر بھی رہے ہیں اور جامعہ سلفیہ بنارس میں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔ قادیانیت کی تردید میں آپ کی دو کتابیں ہیں:

۱۰۰۔ قادیانیت اپنے آئینہ میں:

اس کتاب میں مرزا غلام قادیانی اور دیگر قادیانی مصنفین کے حوالہ سے قادیانیت کی حقیقت کو اس طرح واضح کیا ہے کہ صاحب عقل آدمی اس کے دام فریب میں نہیں آ سکتا۔ یہ کتاب ایک قیمتی تحفہ ہے۔ (صفحات ۲۶۶' سن اشاعت ۱۹۷۹ء)

۱۰۱۔ فتنہ قادیانیت اور مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ:

اس کتاب میں فاتح قادیان مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ کی ان خدمات کا تذکرہ ہے جو انہوں نے تحریری' تقریری اور مناظرہ ومباحثہ کی صورت میں فتنہ قادیانیت کی تردید میں انجام دیں' اس کا تذکرہ ہے۔ قادیانیت کی معلومات سے واقف ہونے کے لیے یہ کتاب ایک انمول تحفہ ہے۔ (صفحات ۳۱۲' سن اشاعت ۱۹۷۹ء)

مولانا عبدالکریم فیروز پوریؒ

مولانا عبدالکریم فیروز پوری ۱۷ سال مرزا قادیانی کے مرید رہے۔ اس کے بعد دوبارہ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور ''مولانا عبدالکریم مباہلہ'' کے نام سے معروف ہوئے۔ آپ نے قادیانیت کی تردید میں ایک ماہنامہ ''مباہلہ'' کے نام سے جاری کیا۔ مرزا قادیانی کے بارے میں ان کو بہت زیادہ معلومات حاصل تھیں۔ پنجابی زبان کے شاعر بھی تھے۔ ۱۹۶۱ء میں انتقال ہوا۔ قادیانیت کی تردید میں آپ کی تین کتابیں ہیں:

۱۰۲۔ حقیقت مرزائیت:

اس کتاب میں مرزا قادیانی کی کذب بیانی کو واضح کیا گیا ہے۔ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ

''یہ کتاب مولانا عبدالکریم صاحب ایڈیٹر مباہلہ کے زور قلم کا نتیجہ ہے۔ موصوف ۱۷ سال مرزائی رہ کر مشرف بہ اسلام ہوئے ہیں۔'' (اہلحدیث امرتسر ۳۰' دسمبر ۱۹۳۵ء) (صفحات ۱۵۰' سن اشاعت ندارد)

۱۰۳۔ خود کاشتہ پودا:

اس رسالہ میں مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کی تردید کی ہے۔ (صفحات ۴' سن اشاعت ندارد)

۱۰۴۔ مباہلہ پاکٹ بک:

مولانا عبدالکریم پہلے مرزائی تھے' مرزا بشیر الدین محمود کو اپنی ہمشیرہ کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں دیکھ کر مرزا بشیر الدین کو مباہلہ کا چیلنج دیا اور قادیانی مذہب کو خیر باد کہہ کر دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

اس پاکٹ بک میں مصنف نے مرزا قادیانی کی جعلی نبوت کا پوسٹ مارٹم کیا ہے۔ (صفحات: ۴۴۰' سن اشاعت ندارد)

مولانا حافظ محمد ابراہیم کیر پوریؒ

آپ بہت بڑے عالم' مناظر اور صحافی تھے۔ ہفت روزہ اہل حدیث اور ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث کے ایڈیٹر رہے۔ تمام علوم اسلامیہ پر ان کو تبحر علمی حاصل تھا۔ مسلک اہل حدیث کی اشاعت میں ان کی خدمات قابل قدر ہیں اور قادیانی فتنہ کے خلاف ان کی خدمات کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ ۱۹ جون ۱۹۸۹ء کو آپ نے انتقال کیا۔ قادیانیت کی تردید میں آپ کی تین کتابیں ہیں:

۱۰۵۔ فسانہ قادیان:

اس کتاب میں مرزا قادیانی کے بچپن سے جوانی تک کے شرمناک واقعات اور اس کی دردناک وذلیل موت تک کے جستہ جستہ واقعات کا تذکرہ ہے۔ (صفحات ۱۹۰' سن اشاعت ندارد)

۱۰۶۔ مرزائے قادیاں کے دس جھوٹ:

اس کتاب میں مرزا قادیانی کے دس جھوٹ تفصیل سے بیان کیے ہیں۔ (صفحات ۱۰۰' سن اشاعت ۱۹۵۸ء)

۱۰۷۔ مولانا ثناء اللہ اور مرزا:

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے فتنہ قادیانیت کے خلاف جو تحریری' تقریری اور مباحثہ ومناظرہ کی صورت میں قابل قدر خدمات انجام دیں اس کا تذکرہ ہے' یہ کتاب اخبار اہل حدیث امرتسر میں قسط وار شائع ہو چکی ہے۔ کتابی صورت میں شائع نہیں ہوئی۔

مولانا محمد حنیف ندویؒ

آپ معروف عالم دین اور قلم وخطابت کے شہسوار تھے۔ تمام علوم اسلامیہ پر وسیع نظر تھی۔ فلسفہ میں ان کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ کئی سال تک ہفت روزہ الاعتصام لاہور کے ایڈیٹر تھے۔ مختلف موضوعات پر ان کی کتابیں ہیں۔ ۱۳ جولائی ۱۹۸۷ء کو لاہور میں انتقال کیا۔ قادیانیت کی تردید میں ان کی دو کتابیں ہیں:

۱۰۸۔ مرزائیت نئے زاویوں سے:

مرزائیت مذہب کے بارہ میں برطانوی سامراج کا مہرہ ہے جس سے ملت اسلامیہ کو بیخ وبن سے اکھاڑنا مقصود ہے۔ مرزائیت انگریزی سامراج کا خود کاشتہ پودا ہے۔ مصنف نے اس کتاب قادیانی فتنہ کا نئے زاویوں سے تجزیہ کیا ہے۔ مولانا ندویؒ کے یہ مضامین پہلے ہفت روزہ الاعتصام لاہور میں شائع ہوئے بعد میں مکتبہ دین ادب لاہور نے کتابی صورت میں شائع کیے۔ (صفحات کی تعداد ۲۷۵ ہے) دوسری بار مولانا محمد اسحاق بھٹی کی سعی وکوشش سے طارق اکیڈمی فیصل آباد نے یہ کتاب شائع کی ہے۔ (صفحات ۲۴۰' سن اشاعت ۲۰۰۱ء)

۱۰۹۔ کیا جنرل محمد ضیاء الحق مرزائی ہیں:

اس کتابچہ میں جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم پر دس الزامات لگائے گئے ہیں۔ ان پر مرزائیت نوازی کا الزام عائد کیا جا سکتا ہے اور ان کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ مرزائیت کے بارے میں نرم گوشہ رکھتے تھے لیکن ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کے آرڈیننس میں انہوں نے مرزا قادیانی کے کفر پر دستخط کیے تھے' ان حالات میں ان کو مرزائی کہنا درست نہیں۔ (صفحات ۱۶' سن اشاعت ندارد)

مؤرخ اہل حدیث

مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمہ اللہ

تحریر: جناب سیف اللہ مغل

اللہ کریم نے مولانا محمد اسحاق بھٹی مرحوم ومغفور کو بے پناہ اوصاف سے نوازا تھا۔ قوت حافظہ' وسعت نظر' رواداری' علمی وسعت' تاریخ پر گہری نظر اور حالات وواقعات سے آگاہی حاصل کرنے میں وہ اپنی مثال آپ تھے۔ ان سے براہِ راست تعلق تو شاید زیادہ لوگوں کا نہ ہو لیکن ان کی کتب میں شخصیات کی خاکہ نگاری کے حوالے سے نہ صرف پاکستان بلکہ پورا ایشیا' یورپ' افریقہ اور عرب ممالک میں اردو دان طبقہ آپ کی کتب کی وجہ سے آپ کو انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ مولانا محمد رمضان یوسف سلفی نے بھٹی صاحب رحمہ اللہ کی سوانح ان کی زندگی ہی میں تالیف فرمائی اور خود بھٹی صاحب نے بھی اپنی زندگی کے بچپن سے پیرانہ سالی تک ایک کتاب ''گذر گئی گذران'' تصنیف فرمائی۔ یہ تصنیف وتالیف کا سلسلہ ان کی زندگی کے آخری ایام تک چلتا رہا۔

مجھے ان سے شناسائی اور آگاہی تو ان کی شخصیت نگاری کی کتب ''بزم ارجمنداں' کاروانِ سلف' نقوش عظمت رفتہ' ہفت اقلیم کا مطالعہ کرنے سے ہوئی۔ پھر اللہ نے مجھے بھی اپنے اسلاف کے حالات زندگی پر قلم اٹھانے کی سعادت عطا کی اور میں نے ''گلشن توحید وسنت'' کے نام سے ضلع حافظ آباد کے علماء اہل حدیث واکابرین کی دینی خدمات کے حوالے سے چالیس محسنین قرآن وسنت کے حالات زندگی قلم بند کیے۔ اس کتاب کا نام رکھنے کے حوالے سے میں نے محترم مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب رحمہ اللہ سے فون پر مشورہ کیا تو انہوں نے یہ نام پسند فرمایا اور میری اس کوشش کو بہت سراہا۔

میں یہ کتاب لے کر خود ان کے در دولت پر حاضر ہوا' بڑے تپاک سے ملے' ان کے چھوٹے بھائی محمد سعید بھٹی صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ محترم بھٹی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ کتاب آپ مجلّہ نقطۂ نظر والوں کو بھیجیں وہ اس پر تبصرہ لکھیں۔ میں نے دو کتابیں ان کو ارسال کیں تو انہوں نے بڑا مفصل تبصرہ شائع کیا اور کتاب کو مزید بہتر بنانے کے قیمتی مشوروں سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین!

ان کی وفات سے ایک ماہ پہلے مؤرخہ ۲ نومبر ۲۰۱۵ء کو میں لاہور گیا تو اس بات کا عزم کیا کہ مؤرخ اہل حدیث کی خدمت میں ضرور حاضر ہوں گا۔ میں نے اپنی آمد کی اطلاع فون پر انہیں دے دی تھی۔ بھٹی صاحب بڑے تپاک سے ملے' اگرچہ ان کی عمر اس وقت ۹۰ سال سے زیادہ تھی لیکن ان کے چہرے پر بشاشت تھی اور مہمان نوازی واستقبال میں انہوں نے بڑی گرمجوشی کا اظہار کیا۔

وہ میرے ساتھ والے صوفے پر تشریف فرما ہوئے تو میرے لیے یہ انتہائی مسرت کے لمحات تھے کہ مجھے مؤرخ اہل حدیث اور برصغیر میں اہل حدیث کی تاریخ کی ۸۰ سالہ تاریخ کی شناسا ہستی کی صحبت میں بیٹھنے کا موقع ملا ہے۔ میں نے جلدی فون نکال لیا اور آپ کے ساتھ ہونے والی گفتگو کو ریکارڈ کرنے کے لیے درمیان میں رکھ دیا۔

اس گفتگو کے دوران انہوں نے تراجم قرآن کے حوالے سے بتایا کہ برصغیر میں جتنے بھی تراجم مختلف زبانوں میں شائع ہوئے ہیں اللہ کے فضل سے وہ سب میرے پاس ہیں۔ میں نے پوچھا کہ آپ نے تو اپنی کتب میں بلاتفریق مسلک سب شخصیات پر دل کھول کر لکھا ہے اور ان کے اوصاف کو خوبصورت الفاظ میں لکھا ہے' کیا کسی دیوبندی' بریلوی اور شیعہ نے بھی علماء اہل حدیث کی حیات اور دینی خدمات پر لکھا ہے؟ تو فرمانے لگے کہ میرے علم میں تو کوئی ایسی کتاب سامنے نہیں آئی۔

فرمانے لگے کہ لوگ کہتے ہیں کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کیسے چھ ہزار کے قریب احادیث کو یاد کرلیا اور آگے نقل کر دیا جبکہ وہ تو صحبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں صرف تین سال رہے تھے تو فرمایا کہ اگر ان کی احادیث کو ان کی زندگی کے ایام صحبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تقسیم کریں تو پانچ چھ احادیث روزانہ کی بنتی ہیں اور کیا ایک شخص روزانہ پانچ چھ احادیث یاد نہیں کرسکتا؟

ان کی گفتگو بڑی پر لطف تھی اور ہر ہر سوال کے جواب کو وہ بڑی خوشی کے ساتھ دیتے جاتے تھے۔ دوران گفتگو سندھ کی ایک شخصیت کا تذکرہ آ گیا جنھوں نے قرآن پاک کا سندھی زبان میں ترجمہ کیا ہے اور مزید کوئی تیس کے قریب کتابوں کو اردو سے سندھی میں منتقل کیا ہے تو میں نے کہا کہ مجھے ایک صاحب نے ان کے متعلق کہا کہ وہ عالم نہیں ہیں تو مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمہ اللہ فرمانے لگے کہ صرف عالم ہونا کیا اہمیت رکھتا ہے کہ کوئی دینی خدمت انجام نہ دے؟ وہ شخص تو کئی علماء سے بدرجہا بہتر ہے جس نے اتنی تحریری خدمات انجام دی ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ میں میر پور خاص سندھ گیا تھا تو وہاں ملکانی کے مولانا محمد خاں محمدی ملے تھے' ان کے پاس آپ کی تمام کتابیں تھیں بلکہ قابل رشک بہت بڑی لائبریری تھی تو فرمانے لگے کہ وہ میرا بڑا دوست ہے اور مجھے یہاں کئی دفعہ ملنے آیا ہے۔ اب کافی عرصہ ہوگیا ملنے نہیں آیا۔ اس گفتگو کے دوران نماز ظہر کا وقت ہوگیا تو بیٹھک میں ہی نماز پڑھنے کا انتظام کر دیا گیا۔ بھٹی صاحب رحمہ اللہ نے مجھے نماز پڑھانے کو کہا تو میں نے دو رکعات قصر نماز ادا کی' انہوں نے بیٹھ کر باقی اپنی دو رکعات ادا کیں۔

بعد ازاں دسترخوان بچھا دیا گیا اور مجھے آپؒ کے دسترخوان پر کھانا تناول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ گفتگو کھانے کے دوران بھی چلتی رہی۔ کھانے کے بعد میں نے آپؒ سے رخصت چاہی۔ بڑی تسکین بخش ساعتیں گذریں' اس عظیم المرتبت ہستی کے ساتھ .....

انہوں نے اپنی دو کتابیں ① ''برصغیر میں اہل حدیث کی اولیات'' ② ''برصغیر میں اسلام کے اولین نقوش'' مجھے ہدیہ کیں۔ اس دوسری کتاب میں ۲۵ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ۴۲ تابعین رحمہم اللہ اور ۱۸ تبع تابعین رحمہم اللہ کا تذکرہ ہے جو برصغیر میں اشاعت اسلام کا ذریعہ بنے۔ میرے لیے یہ بڑی سعادت کی بات تھی کہ مؤرخ اہل حدیث کے دست شفقت سے یہ کتابیں مجھے عنایت ہوئیں۔

بھٹی صاحب مرحوم اپنے لیے بہت بڑا صدقہ جاریہ چھوڑ گئے ہیں جس سے لوگ حاملین قرآن وسنت کی سیرت سے رہنمائی پائیں گے یقیناً اس کا اجر محترم بھٹی صاحب رحمہ اللہ کو بھی ضرور ملے گا۔

آہ... ایک عجب مردِ درویش

مولانا محمد اسحاق بھٹیؒ

تحریر جناب سہیل احمد گورداسپوری

کسی بڑے انسان کی سوانح حیات لکھنے کی غرض وغایت ایک انگریز شاعر نے کچھ یوں بیان کی ہے:

بزرگوں کی سوانح حیات اور زندگیوں کا مطالعہ ہمیں اس امر پر آمادہ کرتا ہے کہ ہم بھی ان کی طرح اعلیٰ اخلاقی اقدار اپنا کر جہد مسلسل سے رفعتیں وعظمتیں حاصل کر سکتے ہیں اور اس دنیا سے گزرتے ہوئے اپنے پیچھے وقت کی ریت پر ایسے نقش چھوڑ سکتے ہیں۔ جن کو دیکھ کر وہ تنہا انسان جو بحرِ حیات کی تلاطم خیز موجوں کے ساتھ مقابلہ کر تا ہوا تھکن سے چور کسی شکستہ تختے پر طوفان اور امواج کے تھپیڑوں کے رحم وکرم پر ہو۔ پھر سے ایک نئی قوت و توانائی حاصل کرے۔

یہ غرض ہمیشہ سے سوانحات کے لکھنے والوں کے مدِ نظر رہی ہے۔ ویسے بھی آج کل سیاسی ہنگامہ آرائی، باہمی افراط وتفریط واختلافات کا دور دورہ ہے۔ زمانے کی اقدار بدل چکی ہیں' خیالات اور رجحانات میں ایک غیر معمولی انقلاب برپا ہے۔ بے اعتدالیوں اور برق رفتاری کے ساتھ انجام سے بے خبر دنیا کسی نا معلوم اور یقینی غلط سمت کی طرف بڑھتی چلی جارہی ہے۔ اس افراتفری میں کسی کو اتنی فرصت نہیں کہ چند لمحوں کے لئے رک کر دیکھے اور سمت کا صحیح تعین ہی کر لے' موجودہ نسل کسی نقشِ کہن کو دیکھنے کو تیار نہیں ہے۔ ایسے میں ماضی کی یہ فرسودہ بیانی بظاہر بے وقت کی راگنی ہے۔ جب تک قوموں میں اہل قلم موجود ہوتے ہیں وہ اپنی مذہبی وقومی تاریخ، اکابر کے شاندار کارنامے اور تابناک ماضی کو اپنا قیمتی سرمایہ سمجھتے ہوئے اسے آئندہ نسلوں تک منتقل کرتے رہتے ہیں۔ ہر اس پرانی یاد اور پرانے واقعہ کو جس میں نوجوانوں کے لئے کوئی نہ کوئی اچھا سبق ہو کو کسی نہ کسی دل چسپ طریقے، بہانے سے منصۂ شہود پر لے آتے ہیں۔ ایک ایسے دور میں جب نوجوان نسل کا رشتہ اپنے اسلاف سے توڑ کر انہیں بے دینی اور بے راہ راوی کا درس دیا جارہا ہو ایسے میں اپنے اسلاف کی زریں تاریخ، شاندار کارنامے، روشن خدمات اور قابل فخر روایات سے موجودہ نسل کو آگاہ کرنا نہایت ضروری ہے۔ تاکہ نئی نسل اپنی مذہبی اور ملی ذمہ داریوں سے باحسن عہدہ برآ ہو سکے۔ اپنے ان اکابر کی خدمات کو اجاگر کرنا اس لئے بھی ضروری ہوتا ہے کہ وہ لوگ روشنی کے وہ مینار ہوتے ہیں جن کے نقشِ پا کو نشانِ راہ بنا کر ہم منزلِ مقصود پر باآسانی پہنچ سکتے ہیں۔ ہم نے بھی ایک تو اسی غرض سے، دوسرا چند دوستوں وساتھیوں کے مجبور کرنے پر قلم اٹھانے کی جسارت کی ہے۔ ورنہ حضرت اسحاق بھٹی صاحبؒ جیسے بڑے انسان پر کچھ لکھنا ہمارے جیسے طفل مکتب پر آسان نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ اتنے بڑے انسان پر کچھ لکھتے وقت ہر ہر لفظ سوچ سمجھ کر لکھنا پڑتا ہے تاکہ کہیں کوئی بے ادبی وگستاخی کا پہلو نہ نکل آئے۔ علاوہ اس کے یہ بتانا بھی مقصود ہے کہ مولاناؒ کی شخصیت ہمارے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ تھی۔

محترم بھٹی صاحبؒ کا ملک کے دینی و ادبی حلقوں میں ایک نمایاں اور امتیازی مقام تھا۔ آپؒ کی زندگی پر اگر مفصل لکھا جائے تو طویل وقت اور اوراق کی ضرورت پڑے گی۔

ہم دیکھتے ہیں کہ تحریکِ آزادیٔ ہند، تحریک ختم نبوت ﷺ اور تحریک قیام پاکستان میں حصہ لینے والے سرفروشوں میں مسلک اہل حدیث سے وابستہ افراد نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔ ان متحرک اور فعال بزرگوں کی جہد مسلسل کی بدولت برصغیر پاک وہند میں بے شمار مدرسین، محدثین، مفسرین، واعظین، مبلغین، مجاہدین اور مصنفین پیدا ہوئے۔ جنہوں نے ایک طرف خالص دین اسلام کی مشعل روشن رکھی تو دوسری طرف اسلامی صحافت کا پرچم تھاما۔ اپنے تن من دھن کی قربانیاں دے کر ایسے کارہائے نمایاں سرانجام دیے جن کو رہتی دنیا تک یاد رکھا جائے گا۔ الغرض برصغیر کی تحریک آزادی کی تاریخ میں حاملین مسلک اہل حدیث کا کردار ایک روشن باب کی طرح ہے۔ تاریخ کا طالب علم ان عظیم سپوتوں کے کارناموں سے کبھی صرف نظر نہیں کر سکے گا۔ ہمیں اپنے ان اکابر کے کارناموں پر ہمیشہ فخر رہے گا جو کردار کی دنیا میں جبل عظمت تھے۔

ہمارے ممدوح حضرت مولانا محمد اسحاق بھٹیؒ بھی انہی پاک باز لوگوں میں سے ایک تھے۔ محترم بھٹی صاحبؒ نے ہی ہم کو بتلایا تھا کہ مولانا ابوالکلامؒ کون تھے۔ حضرات لکھویؒ، غزنویؒ اور روپڑیؒ بزرگ کیا تھے' حضرت شیخینؒ کیسے تھے' قصوری خاندانؒ کے بود وباش کیسے تھے۔ جن کا تذکرہ اگر تاریخ سے نکال دیا جائے تو تاریخ کے پلے ہی کچھ نہیں رہتا۔ ایسی ایسی ہستیاں ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت میں سرتاپا غرق تھیں۔ آج کے اس پرفتن دور کے اندر جن کی مثل ڈھونڈنا مشکل ہی نہیں نا ممکن ہے۔

محترم بھٹی صاحبؒ کا ملک کے دینی وادبی حلقوں میں ایک نمایاں اور امتیازی مقام تھا۔ آپؒ کی زندگی پر اگر مفصل لکھا جائے تو طویل وقت اور اوراق کی ضرورت پڑے گی۔ جماعت اہل حدیث میں ان سے محبت تو فطری تھی لیکن دوسرے مکاتبِ فکر کے لوگوں میں بھی آپ کا بڑا احترام پایا جاتا تھا۔

محترم بھٹی صاحبؒ نے جہاں قرآن اور صاحب قرآن ﷺ پر لکھا وہیں آپؒ نے حدیث اور علوم حدیث کے طالب علموں پر بھی اپنا قلم چلایا۔ بہت سارے اکابرین جماعت کا اجمالی تعارف شائع کیا۔ اک در نایاب جمع کیا۔ زمین نے گویا اپنے چھپے خزانے اگل دیے اور یہ سب کچھ انہوں نے اپنی کتب میں محفوظ کر دیا۔ پوری جماعت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کیا۔ اہل ذوق کے لئے ایک گرانقدر سرمایہ چھوڑا۔ اتنا کام کیا جو ایک پوری جماعت یا سوسائٹی کے کرنے کا تھا۔ پھر اس پر بھی وہ فخر وغرور کی بجائے ہمیشہ عاجزی وانکساری سے جیے۔ محترم بھٹی صاحبؒ نے وہ تحریری خدمات سرانجام دیں

جس پر آنے والی نسلیں بھی ان کی احسان مند رہیں گیں۔ ان کی تحریروں میں ہمیں غیرت وحمیت، جوان مردی اور جانثاری کا پیغام ملتا ہے۔

محترم بھٹی صاحبؒ کی تصانیف پر ایک نظر ڈالیں تو بعض وجوہ سے آپ کی کتابیں اپنے معاصر حضرات سے امتیازی شان اپنے اندر رکھتی ہیں، معلومات کا خزانہ ہیں۔ آپؒ نے جس موضوع پر بھی قلم اٹھایا دیانتداری کی بات ہے کہ ان کی تحریریں اس عنوان پر سند کا درجہ رکھتی ہیں۔ ان کو پڑھیں تو معلومات کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر نظر آتا ہے۔ اس کی گہرائی تک رسائی حاصل کریں تو موتیوں کے ڈھیر پائے جاتے ہیں۔ طرز تحریر، اسلوب بیاں، ایسا دل کش، سادہ، عام فہم اور معتدل جو ذہن وقلب میں نقش ہوتا چلا جائے۔

حضرت بھٹی صاحبؒ نے جن شخصیات کے بارے میں لکھا ان میں پرانی وضع کے بزرگ بھی تھے اور نئی طرز فکر کے علمبردار بھی۔ اور کچھ ایسے حضرات بھی ہیں جنہوں نے جدید و قدیم کے درمیان مفاہمت پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس اعتبار سے یہ مضامین صرف تنوع نہیں بلکہ دلچسپ اور بصیرت افروز بھی ہیں۔ ان میں نہ صرف عظیم واقعات۔ حادثات اور کئی نامور شخصیات کا ذکر ہے۔ بلکہ ان کی زندگی کے بعض چھوٹے چھوٹے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ بھی ہے۔ آپؒ کی تحریروں میں اکابرین اہل حدیث کی زندگیوں کے وہ گوشے بھی ہمارے سامنے آئے جن سے ہم نا آشنا تھے۔

آپؒ کی تحریروں میں علم وتحقیق کی روشنی بھی تھی اور فکر سلیم کی سنجیدگی بھی۔ آپؒ نہایت مؤثر اور ٹھوس تحریر کا ملکہ رکھتے تھے' مختصر الفاظ میں لیکن جامع گفتگو کرنا آپ کا خاصہ تھا۔ تحریر میں ایسا دل پذیر اسلوب اپناتے تھے کہ قاری کے لئے آپؒ کی پوری تحریر پڑھنا فرض ہو جاتا تھا۔ آپؒ نے جب لکھنا شروع کیا تو اس میں اعتدال کی وہ مثال قائم کی کہ خود اس میں ضرب المثل بن گئے۔ نا مناسب ونازیبا الفاظ کا استعمال آپؒ پر گراں گزرتا تھا۔ یہی وہ خوبیاں تھیں جس نے آپؒ کو دوستوں اور غیروں کی نظروں میں باوقار بنا دیا تھا۔

آپؒ چلنے میں علم کا وقار، متانت وسنجیدگی لئے ہوئے' جس مجلس میں ہوتے اہل مجلس کی نگاہوں کا مرکز ہوتے۔ جب بولتے تو اہل مجلس میں تاریخ کے موتی لٹاتے۔ آپؒ کی ان ہی خوبیوں نے آپؒ کو ہر دل عزیزی اور محبوبیت کے مقام پر فائز کرایا تھا۔ آپؒ نمونہ اسلاف تھے۔ آپؒ کی ذات سے بہت ہی خیر وبرکت کی یادیں وابستہ ہیں۔

آپ میرے دادا جان حضرت مولانا محمد عبداللہ گورداسپوریؒ کے پرانے ساتھیوں میں سے تھے اس لئے کئی بار ہمارے ہاں بورے والا تشریف لائے۔ آپؒ اپنے گفتگو اور تحریروں میں بھی حضرت گورداسپوریؒ اور ان کی حکیمانہ وظریفانہ باتوں کا اکثر ذکر فرمایا کرتے تھے۔ حضرت گورداسپوریؒ کے بیٹے اور میرے چچا جان حافظ محمد لقمان سلفیؒ (میاں چنوں) کی وفات پر آپؒ اپنے داماد کے ساتھ تعزیت کے لئے بورے والا ہمارے ہاں تشریف لائے تو حضرت دادا جانؒ اپنی مسجد کے برآمدہ میں احباب کے ساتھ زمین پر ہی صفوں پر تشریف فرما تھے۔ آپؒ 'چپکے' سے آئے' سلام کیا اور حضرت گورداسپوریؒ جو بیٹھے ہوئے تھے کو عقب سے جپھی ڈال کر آنسو بہانے لگے۔ حاضرین مجلس کو جب معلوم ہوا کہ آپ حضرت بھٹی صاحب ہیں تو تعزیت کے اس انداز سے بڑے متاثر ہوئے۔ حضرت گورداسپوریؒ کی وفات پر آپؒ ناسازی طبع کی وجہ سے خود تو تشریف نہ لا سکے لیکن اپنے چھوٹے بھائی جناب سعید بھٹی صاحب حفظ اللہ کو بھیجا۔ خود فون پر طویل تعزیت فرمائی اور حضرت گورداسپوریؒ کے ایسے ایسے اوصاف حمیدہ کا ذکر کیا جو ابھی تک خود ہمارے علم میں بھی نہ تھے۔

آپؒ اپنے معمولات اور اوقات پر اتنے مستقل مزاج تھے کہ امیر ہو یا غریب، خواص ہوں یا عوام الناس میں سے کوئی، عالم ہو یا جاہل بلا امتیاز نشست اختیار کرتے، وہیں تشریف رکھتے اور ہر ایک سے محبت فرماتے۔ خوش روئی وخوش اخلاقی سے حال دریافت فرماتے۔ یوں محسوس ہوتا کہ ایک باپ اپنی اولاد سے یا ایک دادا اپنے پوتوں سے محو گفتگو ہے۔ غرض وسیع القلب ووسیع الصدر تھے۔

محترم بھٹی صاحبؒ جب حضرت مولانا عارف جاوید محمدی صاحب حفظ اللہ اور بقیۃ السلف حضرت مولانا محمد یوسف انور صاحب حفظ اللہ جیسے بزرگوں کے ساتھ محو گفتگو ہوتے تو ایک اور ہی انداز ہوتا جب جماعتی صحافت کی شان محترم جناب رانا شفیق خان پسروری حفظہ اللہ کے ساتھ ہوتے تو محبت وشفقت کا نرالا ہی ڈھنگ ہوتا۔ جب میرے برادر محترم جناب رمضان یوسف سلفی حفظ اللہ اور حضرت مولانا فاروق یزدانی حفظ اللہ کے ساتھ ہوتے تو محفل کا انداز کچھ اور ہی ہوتا تھا۔ غرض کس کس کا نام لوں' آپ کے ساتھ جو بھی ایک دفعہ مل لیتا وہ آپؒ کو اپنا ہی سمجھتا تھا۔ ان کا وجود خیر وبرکت کا سبب تھا۔ ان سے علم اور علماء کا وقار قائم تھا۔

آپؒ کی وفات کو تقریباً دو ماہ ہو چکے ہیں مگر آپؒ کی یادیں ہیں کہ ختم ہونا تو دور کی بات، کم ہونے کا نام ہی نہیں لیتیں۔ یہ حال صرف میرا ہی نہیں بلکہ ان سے تعلق رکھنے والے سب دوست احباب کا ایسا ہی حال ہے۔ کیونکہ آپؒ اپنے تعلق رکھنے والوں سے اتنی محبت کرتے کہ سامنے والا یہ سمجھتا کہ بھٹی صاحبؒ کو سب سے زیادہ میں ہی محبوب ہوں۔ یوں تو جانے والوں کی یادیوں میں کمی ہونا ایک فطری عمل ہے مگر آپؒ جیسی ہستیوں کی یادوں کو بھلانا ناممکن ہوتا ہے۔ آپؒ کی نماز جنازہ میں شامل ہونے کے باوجود آپؒ کی مرگ ناگہاں کا مجھے ابھی تک یقین نہیں آتا۔ آپؒ جیسے لوگوں کا وجود ہر دور میں نشان منزل ہوتا ہے۔ وہ کیا گئے کہ تاریخ کا ایک روشن باب بند ہو گیا۔ علم وتاریخ کا ایک جیتا جاگتا انسائیکلو پیڈیا نظروں سے پوشیدہ ہو گیا۔

محترم بھٹی صاحبؒ ریکارڈ رکھنے کے خوگر تھے۔ ایک ایک ورق سنبھال کر رکھتے تھے۔ ان کی ذاتی لائبریری قومی ومسلکی تاریخ کا ایک بڑا ذخیرہ رکھتی ہے۔ میں اکابرین جماعت سے نہایت ادب سے درخواست کروں گا کہ اس بارے میں کوئی عملی قدم اٹھائیں۔

حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

آپؒ کی تحریروں میں علم وتحقیق کی روشنی بھی تھی اور فکر سلیم کی سنجیدگی بھی۔ آپؒ نہایت مؤثر اور ٹھوس تحریر کا ملکہ رکھتے تھے' مختصر الفاظ میں لیکن جامع گفتگو کرنا آپ کا خاصہ تھا۔

طب وصحت

ذیابیطس (شوگر)

جناب حکیم راحت نسیم سوہدروی

بیسوی صدی کے آغاز میں صورت یہ تھی کہ اگر کسی کو مرض ذیابیطس تشخیص ہو گیا تو اس کی دنیا تاریک ہو جاتی تھی۔ اس وقت یہ مرض خال خال لوگوں کو ہوتا تھا اور اس بارے زیادہ معلومات بھی نہ تھیں لیکن اب اس مرض کو مناسب تدابیر' پرہیز اور علاج معالجہ سے کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ مگر نئی صدی میں اس کے باوجود مہلک اور عام مرض بن گیا ہے۔ اگرچہ یہ چھوت کا مرض نہیں جو ایک سے دوسرے کو منتقل ہو جائے' تاہم موروثی اثرات کے سبب ۴۰ فی صد اولاد کے اس میں مبتلا ہونے اور اگر ماں باپ دونوں کو یہ مرض ہو تو ۸۰ فی صد امکان اولاد میں منتقل ہونے کا ہوتا ہے۔ ذیابیطس کا مرض کنٹرول ہو جاتا ہے مگر پھر بھی لوگوں کی اکثریت کنٹرول کرنے سے قاصر ہے۔ معلومات کی فراہمی اور شعور صحت اجاگر کر کے ۸۰ فی صد اس مرض کی پیچیدگی سے بچ کر معمول کی زندگی گذاری جا سکتی ہے۔ ذیابیطس کے بین الاقوامی ادارے کے مطابق ۱۹۹۷ء تک ایشیا کے چھ کروڑ ساٹھ لاکھ افراد اس مرض میں مبتلا تھے اور اندازہ ہے کہ ۲۰۱۶ء تک یہ تعداد ۲۱ کروڑ ۲۰ لاکھ تک پہنچ جائے گی۔ جاپان کے انٹرنیشنل میڈیسن فاؤنڈیشن کے مطابق یہ مرض ایشیاء میں اپنے پنجے گاڑ چکا ہے۔ ایک مطالعہ کے مطابق اس مرض میں مبتلا آدھے افراد کو بیماری کا علم ہی نہیں ہوتا اور جن کو علم ہو جاتا ہے وہ مناسب احتیاطیں نہیں کرتے' حالانکہ مناسب احتیاط پرہیز اور علاج سے مریض کا مرض ختم تو نہیں ہوتا البتہ کنٹرول ہو جاتا ہے' اس کی سرگرمیوں میں فرق تو ضرور آتا ہے مگر زندگی کو کوئی فرق یا خطرہ لاحق نہیں رہتا۔

ذیابیطس جسے انگریزی میں (Diabetes) کہتے ہیں ایک خطرناک مرض ہے جو جسم کو اندرونی طور پر کھوکھلا کر دیتا ہے۔ اس کی دو اقسام ہیں: ذیابیطس شکری جس میں پیشاب یا خون میں شکر آتی ہے جبکہ دوسری قسم ذیابیطس سادہ میں شکر نہیں آتی۔ ذیابیطس میں خون میں گلوکوز کی مقدار تشویش ناک حد تک بڑھ جاتی ہے۔ اس کے بڑھنے کی وجہ لبلبہ کی خرابی ہے جو ایک چھوٹا سا عضو ہے۔ جسے پنکریاس بھی کہتے ہیں۔ لبلبہ میں ایک رطوبت انسولین پائی جاتی ہے جو خون میں شکر کو توانائی میں تبدیل کرتی ہے۔ لبلبہ کی خرابی کے باعث انسولین پیدا نہیں ہوتی یا کم ہو جاتی ہے تو شکر توانائی میں تبدیل ہونے کی بجائے خون میں رہ جاتی ہے جس سے شریانوں' اعصاب اور خلیات کو نقصان ہوتا ہے' یہ خون گردوں میں پہنچ کر پیشاب میں شکر خارج ہونے لگتی ہے تو یہ ذیابیطس کہلاتی ہے۔

ہم جو غذا کھاتے ہیں اس میں شکری اجزا شامل ہوتے ہیں جو نشاستہ دار اشیاء میں زیادہ ہوتے ہیں۔ دوران غذا ہضم میں شامل ہو کر شکر (گلوکوز) میں تبدیل ہو جاتی ہے اور غذا شکر میں تبدیل ہو کر عروق جاذبہ میں جذب ہو کر شکر بعد میں تبدیل ہو کر جمع رہتی ہیں پھر جسم کو توانائی فراہم کرتی ہے۔ شکر (گلوکوز) کی جسم میں وہی حیثیت ہے جو موٹر میں پیٹرول کی۔ اگر خلیات عضلات اور اعصاب کو شکر نہ ملے تو ان کو نقصان ہوتا ہے جب شکر اپنے افعال سرانجام دیئے بغیر خارج ہو تو یہ کام جسم کا گوشت اور چربی کرنے کی کوشش کرتے ہیں' اس طرح جسمانی عضلات رفتہ رفتہ اور غیر محسوس انداز میں تحلیل ہونے لگتے ہیں اور مرض کی علامات ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ پہلے اس مرض کا شکار عموماً چالیس سال سے زیادہ عمر کے لوگ ہوتے تھے' اب بچوں میں بھی ہونے لگا ہے۔ برطانیہ کے ایک میڈیکل جرنل کے مطالعہ کے مطابق بچوں میں یہ مرض بڑھنے کی تعداد دگنی ہو گئی ہے۔ ذیابیطس کے مرض کا شکار زیادہ لوگ آرام طلب ہوتے ہیں یا پھر میٹھی نشاستہ دار اشیاء کا زیادہ استعمال کرنے والے ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس کے اسباب میں موروثی' ماحولیاتی اثرات ہوتے ہیں۔

علامات:

⊙ پیاس کا بار بار لگنا ⊙ پیشاب کا بار بار اور زیادہ مقدار میں آنا ⊙ تھکن رہنا اور کمزوری کا احساس ہونا ⊙ پیاس کی وجہ سے منہ خشک رہنا ⊙ بھوک کا زیادہ لگنا ⊙ جسم پر خشکی اور کھردرا ہو جانا ⊙ وزن میں کمی ہونا ⊙ زخم یا سوزش کا نہ بھرنا ⊙ بے ہوشی وغیرہ

ذیابیطس کے مرضوں کی دو اقسام ہوتی ہیں:

پہلی قسم کے لوگوں میں لبلبہ کچھ نہ کچھ انسولین بنا رہا ہوتا ہے اس لیے ادویہ سے اور تدابیر سے شکر جسم میں کنٹرول رہتی ہے۔

دوسری قسم کے لوگوں میں شکر بالکل کنٹرول نہیں رہتی اس لیے انسولین باقاعدگی سے بذریعہ انجیکشن لینا پڑتا ہے۔ اگر مریض مناسب پرہیز یا تدابیر نہ کرے اور انسولین نہ لے تو درج ذیل علامات ظاہر ہو جاتی ہیں:

⊙ بے چینی محسوس ہوتی ہے ⊙ جسم کا پسینے سے شرابور ہونا ⊙ پاؤں لڑکھڑانا ⊙ کپکپی طاری ہو جانا ⊙ سر میں درد کا ہونا ⊙ سر چکرانا اور دل تیزی سے دھڑکنا ⊙ بھوک کی زیادتی

اگر مرض ابتدائی سطح پر ہو تو بغیر ادویہ کے صرف غذائی رد وبدل اور صبح وشام کی سیر سے کنٹرول ہو جاتا ہے۔ میرے مطب کے تجربات ومشاہدات سے اندازہ ہوتا ہے کہ مریضِ ذیابیطس کے لیے سیر زبردست اہمیت کی حامل ہے اور پرہیز وغذا کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ چاکلیٹ' میٹھی (چینی) کی نشاستہ دار اشیاء' کریم بسکٹ اور مٹھائیوں سے ہاتھ کھینچ لیا جائے۔ غم وغصہ' پریشانی سے دور رہا جائے۔ ہلکی ورزش کو معمول بنائیں۔ کھانا وقت پر کھائیں' سبز ترکاریاں ساگ پات خوب کھائیں۔ گوشت ترکاری میں ملا کر کھائیں۔ پھوک دار یعنی بغیر چھنے آٹے کی روٹی کھائیں۔ گوشت انڈا دہی مکھن' چھاچھ مفید ہیں۔ متوازن غذا جس میں لحمیات ہوں فائدہ مند ہے۔ ذیابیطس کے مریض کو اپنے پاؤں کا خصوصی خیال رکھنا چاہیے کیونکہ پاؤں یا انگوٹھے کا زخم جلدی سے ٹھیک نہیں ہوتا۔

طب مشرقی میں درج ذیل تدابیر مؤثر ثابت ہوئی ہیں:

⊙ سبز کریلا کوٹ کر اس کا پانی نچوڑ کر بقدر پانچ تولے روزانہ پئیں۔

⊙ جامن کی گٹھلیاں خشک کر کے پیس لیں' پھر ہم وزن کڑ مار بوٹی پیس کر ملا لیں اور چوتھائی حصہ پوست خشخاش پیس کر ملا کر رکھ لیں۔ صبح نہار منہ و سہ پہر کو تین تین گرام پانی یا چھاچھ سے کھا لیں۔

⊙ کریلے اور جامن کا رس موسم میں خوب استعمال کریں اور صبح وشام سیر کو معمول بنا لیں۔

خط وکتابت پتہ: حکیم راحت نسیم سوہدروی' مطب ہمدرد سکیم موڑ علامہ اقبال ٹاؤن۔ لاہور فون 042-37803520

اظہارِ تعزیت

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی عظیم علمی شخصیت مولانا حافظ عبدالحمید ازہر' مولانا محمد اسحاق بھٹی' سید عبدالحنان شاہ ودیگر علمائے کرام کی وفات حسرت آیات پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع بہاولنگر کا یہ ہنگامی اجلاس تمام مرحومین کے لیے دعائے مغفرت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام فوت شدگان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطاء فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین!

شریک غم: مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع بہاولنگر

سعودی عرب میں بیرونی مداخلت برداشت نہیں کریں گے۔ ڈاکٹر عبداللہ الترکی

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر کی قیادت میں جمعیت کے وفد نے گزشتہ روز ریاض میں رابطہ عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر عبداللہ المحسن ترکی سے انکے دفتر میں ملاقات کی جس میں سعودی عرب کی سلامتی، پاک عرب دوستی سمیت باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ڈاکٹر عبداللہ محسن ترکی کا کہنا تھا کہ سعودی عرب میں بیرونی مداخلت برداشت نہیں کریں گے۔ ایران سمیت کسی بھی ملک کو کسی کے اندرونی معاملات میں مداخلت کا حق حاصل نہیں۔ شام میں بشارالاسد نے مظالم کی انتہا کردی ہے۔ ایران کی دیگر ممالک میں مداخلت ڈھکی چھپی بات نہیں۔ پروفیسر ساجد میر نے سعودی عرب میں 20 ملکوں کی افواج کی مشترکہ فوجی مشقوں میں پاکستانی افواج کی شمولیت کے حوالے سے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان دفاعی تعاون کا حصہ ہے۔ پاکستان اور سعودی عرب دفاع کے شعبے میں کئی دہائیوں سے ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کررہے ہیں جس میں فوجی مشقوں کے علاوہ تربیت کا عنصر بھی شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ تربیت کے مختلف پروگراموں کے تحت متعدد فوجیوں کو سعودی عرب بھجوایا جاتا ہے جبکہ اس کے علاوہ سعودی مسلح افواج کے اہلکار پاکستان میں بھی تربیت حاصل کرتے ہیں۔ اس تناظر میں دہشت گردی سے نمٹنے کے لیے سعودی عرب میں جاری مشقوں میں دوسرے ممالک کی طرح پاکستان کی مسلح افواج بھی حصہ لے رہی ہیں۔ ڈاکٹر عبداللہ محسن ترکی نے کہا کہ سعودی عرب کو اپنی سلامتی اور دفاع کا پورا حق ہے۔ انہوں نے شام میں بشارالاسد کے مظالم کی مذمت کی اور شام کی عالمی سطح پر خصوصاً روس کی مدد اور حمایت پر تشویش کا اظہار کیا۔ عبداللہ محسن ترکی نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی طرف سے سعودی عرب کی غیر متزلزل حمایت پر شکریہ ادا کیا اور امید ظاہر کی دین کی بنیاد پر رشتے قائم ودائم رہیں گے۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ پاکستانی عوام حرمین شریفین کے تحفظ کو اپنے ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں اور وقت آنے پر ہر قسم کی قربانی دیں گے۔ وفد میں مرکزی جمعیت اہل حدیث سعودی عرب کے امیر عبدالمالک مجاہد اور رکن اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان مولانا علی محمد ابوتراب بھی شامل تھے۔ (میڈیا سیل)

حکومت نے حج کو کرپشن فری بنا کر ملک کی نیک نامی میں اضافہ کیا ہے۔ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم

قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے مذہبی امور کے چیئرمین ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے کہا ہے کہ حکومت نے حج کو کرپشن فری بنا کر اور عازمین حج کو بہترین سہولتیں دے کر ملک کی نیک نامی میں اضافہ کیا ہے۔ آئندہ بھی قائمہ کمیٹی اپنی ذمہ داریاں پوری کرتے ہوئے وزارت مذہبی امور میں کسی سیاسی دباؤ میں آئے بغیر میرٹ پر حج پالیسی 2016ء کی تیاری کو یقینی بنائے گی۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے حج آرگنائزرز ایسوسی ایشن آف پاکستان (ھوپ) کے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کیا جس نے رجنل چیئرمین ہوپ (پنجاب) حافظ شفیق کاشف کی قیادت میں ان سے ملاقات کی۔ حافظ عبدالکریم نے کہا کہ وزارت مذہبی امور میں نئی انرول حج کمپنیوں کو دینے کے لیے کوٹہ دستیاب نہیں لہٰذا نجی حج کمپنیاں کسی کے جھانسے میں نہ آئیں کیونکہ بارہ سال سے کام کرنے والی تجربہ کار مالی طور پر مستحکم اور سعودی عرب میں وسیع نیٹ ورک رکھنے والی موجودہ کمپنیوں پر نئی کمپنیوں کو کیسے ترجیح دی جا سکتی ہے۔ چیئرمین ہوپ حافظ شفیق کاشف نے چیئرمین قائمہ کمیٹی سے مطالبہ کیا کہ اگر وزارت مذہبی امور کے پاس اضافی پرائیویٹ کوٹہ دستیاب ہو تو سب سے پہلے 50 کوٹہ والی کمپنیوں کو دیا جائے تاکہ ان کمپنیوں کے اخراجات میں کمی آئے۔ حافظ شفیق کاشف نے حافظ عبدالکریم سے یہ بھی مطالبہ کیا کہ وہ سعودی عرب میں حج آرگنائزرز کے مسائل کو حل کرنے کے لیے اپنا کردار ادا کریں جس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہوپ خود احتسابی کے نظام کو مزید فعال بنائے اور عازمین حج سے کیے گئے معاہدوں کی پاسداری کو یقینی بنائے اور وزارت مذہبی امور کے تحفظات کو دور کرے تو وہ سعودی عرب اور پاکستان میں مستقل بنیادوں پر موجودہ آرگنائزرز کی رجسٹریشن کے لیے کردار ادا کریں گے۔

سعودی عرب کے وفد کی مرکزی جمعیت اہل حدیث کے دفتر میں آمد

سعودی وزارت مذہبی امور کے دو رکنی وفد نے پاکستان کا دورہ کیا' اس وفد میں عبداللہ العامری اور ماجد المرسال شامل تھے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عبدالکریم (ایم این اے) کی دعوت پر وفد نے اسلام آباد میں مرکزی جمعیت کے دفتر کا بھی دورہ کیا۔ وفد کا استقبال کرنے والوں میں قائم مقام امیر علامہ عبدالعزیز حنیف' حافظ مقصود احمد امیر اسلام آباد' ڈاکٹر طاہر محمود نائب امیر' حافظ محمد الیاس چوہدری نائب امیر' محمد یوسف سلفی ناظم' قاری ظہیر احمد ہزاروی سینئر نائب ناظم' چوہدری محمد یونس ناظم' سردار محمد بشیر ناظم مالیات راولپنڈی' حافظ محمد شفیق رئیس جامعہ سلفیہ اسلام آباد' حافظ عابد رشید' صاحبزادہ ابوبکر صدیق اور ایم این اے سلفی ناظم رابطہ شامل تھے۔ مہمانوں کی ضیافت کا اہتمام کیا گیا تھا۔ انہوں نے پاک سعودی تعلقات کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان ہمارا دوسرا گھر ہے۔ ہم اس ملک میں آکر ذرا بھی اجنبیت محسوس نہیں کرتے۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ دونوں ملکوں کے درمیان یہ تعلقات مستقبل میں مزید مستحکم ہوں گے۔ اس موقع پر حافظ مقصود احمد نے کہا کہ سعودی عرب کے حکمران خصوصاً آل سعود اور عوام الناس نے عالم اسلام کی مشکلات اور مسائل کے حل خصوصاً وطن عزیز پاکستان کے دفاع وسلامتی اور ناگہانی آفات کے لیے ہر موقع پر اپنے خزانوں کے منہ کھول دیئے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے وابستگین اور اہل پاکستان سعودی حکمرانوں خصوصاً شاہ سلمان بن عبدالعزیز آل سعود اور عوام الناس کے اس خلوص اور محبت کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ (ایم این اے سلفی' میڈیا سیل اسلام آباد)

کاروان بیداری ملت ٹوبہ ٹیک سنگھ میں

9اپریل 2016 بروز ہفتہ دھوبی گھاٹ گراؤنڈ میں ڈویژنل بیداری ملت اہل حدیث کانفرنس کو کامیاب اور تاریخ ساز بنانے کے لئے قائدین پنجاب مسلسل فیصل آباد ڈویژن کے دورے کر رہے ہیں۔ اسی سلسلے میں مورخہ 7فروری بروز اتوار کو دوپہر ایک بجے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ضلعی اجلاس طلب کیا گیا۔ اجلاس میں اراکین کابینہ کی خوشگوار حاضری اس بات کا ثبوت تھی کہ احباب جماعت اس کانفرنس کی کامیابی کیلئے یکسو ہیں۔ سرپرست اعلیٰ پنجاب مولانا محمد نعیم بٹ اورامیر پنجاب حضرت پروفیسر حافظ عبد الستار حامداور راقم الحروف ٹھیک وقت پر مرکزی جامع مسجد اہل حدیث محلہ انصاریاں میں پہنچے، جہاں ضلعی امیر مولانا مفتی محمد اسلم نے اپنے رفقاء سمیت استقبال کیا۔ تنظیمی اجلاس سے قبل امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبد الستار حامد نے پریس کانفرنس سے خطاب کیا اور میڈیا کے احباب کو دورے کا مقصد اور بیداری ملت کانفرنس کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا ''وطن عزیز کو درپیش حالات سے ہر مخلص پاکستانی پریشان ہے اور ہماری جماعت کی تو تاریخ ہی یہ ہے کہ اس وطن کے قیام میں ہمارے اکابرین علماء اور کارکنان نے اپنے جان و مال اور اولاد تک اس وطن کی آزادی کیلئے قربان کی ہے۔ پاکستان پر آنے والی کوئی بھی مشکل ہر اہل حدیث کے لئے ذاتی پریشانی کا سبب بنتی ہے، ان حالات میں عوام الناس کو تیار کرنا یہ ہماری بیداری ملت کانفرنس کے بنیادی مقاصد میں سے ہے''۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کو درپیش خطرات کے تدارک کے لئے ہم میدان عمل میں ہیں،اور ان شاء اللہ ان مشکل حالات میں بیداری ملت اہل حدیث کانفرنس قوم کے لئے ایک ٹھنڈی ہوا کا جھونکا ثابت ہو گی۔ مقاصد کے اعتبار سے کانفرنس ان شاء اللہ فیصل آباد کی تاریخ کی سب سے بڑی کانفرنس ہوگی۔

پریس کانفرنس کے بعد باضابطہ ضلعی اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت ضلعی امیر مولانا مفتی اسلم نے فرمائی۔ مہمان خصوصی سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان مولانا محمد نعیم بٹ نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کارکنان مرکزیہ و AYF پر زور دیا کہ فیصل آباد جیسے مردم خیز خطے میں جہاں اہل حدیث کثیر تعداد میں بستے ہیں وہاں دھوبی گھاٹ گراؤنڈ میں چالیس پچاس ہزار افراد کو جمع کرنا آپ کے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہئے۔ آج ہمارے ملک کو ہماری ضرورت ہے، ہمارے دین کے خلاف ہونے والی سازشیں، پاکستان کی اسلامی نظریاتی شناخت کو ختم کر کے اسے سیکولر اور لبرل بنانے کی کوششیں، ہماری روحوں کے مسکن حرمین شریفین کے خلاف ہونے والی سازشیں اور بین الاقوامی سطح پر مسلمانوں کے خلاف چلی جانے والی چالوں کے خلاف ہمیں بہرحال بیدار بھی ہونا ہوگا اور متحد بھی۔ انہوں نے کہا کہ وقت آ گیا ہے کہ پاکستان کا اہل حدیث بیدار ہو جائے اور میرا یقین ہے کہ اگر اہل حدیث بیدار ہو گیا تو پوری قوم جاگ جائے گی۔ انہوں نے کارکنان یوتھ فورس سے کہا کہ علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ کی جرأت و استقامت کی مثالیں دینے والو اب آگے بڑھو اور ایک بار پھر دھوبی گھاٹ کی فضاؤں میں اللہ کی توحید اور ختم نبوت کی چوکیداری کا اعلان کرو، پاکستان کی حفاظت کا عزم کرو اور دشمنان اسلام و پاکستان کو بتا دو کہ پاکستان کے محافظ بھی زندہ ہیں اور اسلام کے علمبردار بھی جاگ رہے ہیں۔ مولانا نعیم بٹ صاحب کے خطاب نے نوجوانوں میں ایک جوش و ولولہ بھر دیا۔

امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبد الستار حامد نے ضلعی کابینہ اور اہل حدیث یوتھ فورس کے کارکنان سے اپنے خطاب میں انہیں کانفرنس کی کامیابی کے لئے کام کرنے کا لائحہ عمل سمجھاتے ہوئے کہا کہ ''آپ آج سے ہی نہیں بلکہ ابھی سے میدان عمل میں اتریں۔ اس کانفرنس کی تشہیر اس انداز میں کی جائے کہ آپکے ضلع کی کوئی تحصیل اور کوئی قصبہ چھوٹا یا بڑا گاؤں اور شہر ''بیداری ملت اہل حدیث کانفرنس'' کے تذکرے سے خالی نہ ہو۔ مساجد میں دروس کے ذریعے، خطبات جمعہ میں، اخبارات میں خبروں کے ذریعے، 9اپریل سے پہلے اپنے اپنے قصبے اور تحصیل میں اجلاسوں کے ذریعے اور پھر ہر گاؤں میں ایک ایک گروپ بنا کر گھر گھر دروازہ کھٹکھٹائیں اور انہیں کانفرنس میں شرکت کی دعوت دیں۔ انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ضلعی امیر ٹوبہ ٹیک سنگھ مفتی اسلم صاحب کی حوصلہ افزاء گفتگو کے بعد ہی ہم اس نتیجے پر پہنچے تھے کہ یہ کانفرنس دھوبی گھاٹ کی عظیم اور تاریخی گراؤنڈ میں منعقد ہو۔ اور ہم بلا مبالغہ سمجھتے ہیں کہ اگر ٹوبہ ٹیک سنگھ کی جماعت یہ سمجھ لے کہ اس کانفرنس کی کامیابی صرف ہماری ذمہ داری ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ صرف ٹوبہ ٹیک سنگھ سے ہے دس سے بارہ ہزار افراد دھوبی گھاٹ گراؤنڈ میں اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ عوام الناس کو لائیں، سکول و کالجز کے طلبہ کو دعوت دیں، آپ کے شہر، قصبے گاؤں یا علاقے میں جو مدرسے ہیں وہاں کے طلبہ کو بلائیں، اور دیگر مسالک کے معزز علماء کو بھی دعوت دیں کہ وہ پاکستان کی نظریاتی اساس کے تحفظ کے لئے ہمارے شانہ بشانہ کھڑے ہوں۔

امیر ضلع مفتی محمد اسلم حفظہ اللہ نے اپنے صدارتی خطاب میں ضلعی جماعت کی نمائندگی کرتے ہوئے واضح اعلان کیا کہ ''بیداری ملت اہل حدیث کانفرنس'' کی کامیابی کے لئے سرتوڑ کوشش کریں گے، اور قائدین پنجاب مطمئن رہیں کہ ہم ان شاء اللہ آپ کی امیدوں پر پورا اتریں گے۔ اور بفضل اللہ بیداری ملت اہل حدیث کانفرنس کو ایک تاریخی کانفرنس بنائیں گے۔

رپورٹ: مولانا محمد ابرار ظہیر

ویلنٹائن ڈے منانا حرام، کبیرہ گناہ اور کفار سے مشابہت ہے۔ دس رکنی علماء بورڈ کا فتویٰ

مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے 10 رکنی علماء بورڈ پروفیسر عبدالستار حامد، علامہ مولانا محمد نعیم بٹ، مولانا میاں محمود عباس، مفتی مبشر احمد مدنی، شیخ الحدیث پروفیسر محمد سعید کلیروی، حافظ عبدالرزاق فاضل مدینہ یونیورسٹی، علامہ مفتی محمد صادق عتیق، مفتی حافظ کفایت اللہ شاکر ودیگر نے دوصفحات پر مشتمل اپنے فتویٰ میں قرار دیا ہے کہ ویلنٹائن ڈے ''باب بے حیائی'' ہے۔ یہ تہوار اسلامی غیرت کے منافی اور مسلم معاشرے کو مادر پدر آزاد بنانے کی بھیانک سازش ہے۔ اسلام میں بے شرمی اور اخلاقیات سے عاری ان تہواروں کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں اور نہ ہی دین محمدیؐ میں محبت والفت کے اظہار کے لیے کوئی دن مقرر ہے۔ اسلام تو محرم رشتے یعنی ماں، بہن اور بیٹیوں وغیرہ سے بھی ''حیاء'' کا انداز اختیار کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ محبتیں پھول بانٹنے سے نہیں بلکہ ان رشتوں کے حقوق وفرائض کی ادائیگی سے بڑھتی ہیں جبکہ ویلنٹائن ڈے سراسر بے حیائی اور فحاشی وعریانی کو فروغ دینے کے مترادف ہے۔ لہٰذا اس کا منانا حرام، کبیرہ گناہ اور اہل کفار سے مشابہت اختیار کرنا ہے۔

اخبار الجماعۃ

مرکزی جمعیت اہل حدیث کے رہنماؤں کے اعزاز میں استقبالیہ

13 فروری' گوجرانوالہ کی معروف کاروباری شخصیت حاجی جمال دین مرحوم کے صاحبزادے ممتاز تاجر جناب حاجی محمد اسلم جمال نے سیٹلائیٹ ٹاؤن میں اپنی رہائش پر بعد نماز عشاء مرکزی جمعیت اہل حدیث شہر گوجرانوالہ کے علماء و دیگر رہنماؤں کے اعزاز میں استقبالیہ دیا۔ جس میں مولانا محمد صادق عتیق' پروفیسر قاری محمد سعید کلیروی' حافظ محمد عمران عریف' مولانا محمد عبداللہ نثار' مولانا محمد عارف اثری' حافظ عبدالرزاق' حافظ عبدالشکور شیخوپوری' میاں شاہد سلیم' رانا ابراہیم نفیس' حاجی محمد اشرف' میاں محمد طارق' میاں مجیب الرحمٰن اور فاروقی پہلوان شریک ہوئے۔ میاں مجیب الرحمٰن نے اپنے ابتدائی کلمات میں علماء کرام کا خیر مقدم اور تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا اور ان کی جماعتی و مسلکی خدمات کو سراہا۔ مولانا محمد عبداللہ نثار اور پروفیسر محمد سعید کلیروی نے کہا کہ 9 اپریل 2016 کو فیصل آباد کے دھوبی گھاٹ گراؤنڈ میں ہونے والی بیداریٔ ملت اہل حدیث کانفرنس کی تشہیر میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں اور کانفرنس کا پیغام ہر جگہ پہنچانے کی کوشش کریں۔ ہم سب یکجہتی اور اتحاد کے ساتھ جماعت کے امور کو مرکزی قائدین کی رہنمائی میں کامیابیوں سے ہمکنار کرنے کے لیے کوشش کرتے رہیں گے۔ دعائے خیر پر تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ (ادارہ)

خطبہ جمعۃ المبارک

جامع مسجد ابوبکرؓ اہل حدیث مدینہ کالونی شیخوپورہ روڈ گوجرانوالہ 26 فروری 2016ء کا خطبہ جمعۃ المبارک بعنوان ''دہشت گرد کون؟'' جناب مولانا محمد نعیم بٹ صاحب سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان ارشاد فرمائیں گے۔ (منجانب: حافظ سلیمان شاکر (خطیب) و سید نعمان بخاری (امام) مسجد ہذا)

سعودی عرب کی طرف سے ای حج سسٹم سے حجاج کے تحفظ میں مدد ملے گی

حج آرگنائزرز ایسوسی ایشن آف پاکستان (ہوپ) کے ریجنل چیئرمین حافظ شفیق کاشف نے کہا ہے کہ پرائیویٹ حج سکیم کے تحت حج 2016ء کے لئے عازمین حج کو سستے اور متوازن بجٹ میں پیکج دینے کے لیے ہوپ نے لائحہ عمل تیار کرلیا ہے۔ انہوں نے مزید گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ حج 2016ء کے انتظامات کے حوالے سے ہوپ کی قیادت کا ایک وفد 15 فروری کو سعودی عرب روانہ ہوگا اور سعودی عرب میں حجاج کو خدمات فراہم کرنے والے سرکاری و نجی اداروں اور وزارتِ حج سعودی عرب کی تعلیمات کی روشنی میں حج 2016 کی تیاری کا آغاز کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ سعودی حکومت کی طرف سے ای حج سسٹم (Electronic Hajj System) کی مدد سے عازمینِ حج کی نقل و حرکت اور ان کو سروسز فراہم کرنے کے عمل کو تیز ترین کرنے اور حجاج کو محفوظ بنانے میں مدد ملے گی۔ حافظ شفیق کاشف نے کہا کہ وزارت مذہبی امور نے جن پاکستانی نجی کمپنیوں کو حج 2015 کے آپریشن میں مانیٹرنگ اور سی ڈی سی (Complaints Disposal Cell) کے ذریعے کلیئر کردیا ہے اور گذشتہ سال حکومت کی طرف سے نافذ کردہ انفرادی بینک گارنٹی بھی دے چکے ہیں ان کے خلاف کسی بھی کاروائی کا کوئی جواز نہیں۔ موجودہ حکومت نے پرائیویٹ حج سکیم کے حجاج کو فراہم کی گئی خدمات کو یقینی بنانے اور حجاج سے کئے گئے معاہدوں کی پاسداری پر عمل درآمد کے لیئے جو سروس پروائڈر ایگریمنٹ (Serivce Provider Agreement) بنایا ہے ہوپ نے تمام کمپنیوں کو اس کا پابند بنایا ہے لہٰذا ایسی کمپنیوں کی تجدید (Renewal) میں رکاوٹیں کھڑی کرنے کی بجائے ان کو مزید 5 سال کے لیے تجدید لیٹر (Renewal Letter) جاری کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے پاس 70 کروڑ روپے کی کیش گارنٹی کے باوجود گذشتہ سال انفرادی کیش گارنٹیاں دیں اور کامیاب حج آپریشن کے بعد ان کو ریلیز کروا کر ایک بار پھر اپنی ذمہ داری اور اہلیت ثابت کردی ہے۔ لہٰذا حج پالیسی کی تیاری میں ہوپ کی تجاویز کو شامل کیا جائے اور آرگنائزرز کے تحفظات دور کئے جائیں۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل لیہ کا اجلاس

مؤرخہ 31 جنوری بروز اتوار مرکز ابی بکر الاسلامی چوک اعظم میں مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل لیہ کی کابینہ و شوریٰ کا اجلاس ایک بجے دن ہوا جس کی صدارت چوہدری محمد بشیر نے کی۔ نقابت کے فرائض مولانا محمد سلیم عثمانی ناظم تحصیل لیہ نے انجام دیئے' مولانا محمد بلال اظہر امیر تحصیل لیہ نے اتحاد و اتفاق کی دعوت دی' مولانا محمد اکرم شہزاد ناظم تبلیغ نے کہا کہ جماعت کو فعال کرنے کے لیے ماہانہ میٹنگ ضروری ہے اور علاقہ میں تبلیغی پروگرام ہونے چاہئیں۔ مولانا شفقت الرحمٰن نائب امیر تحصیل لیہ اور مولانا محمد افضل نے اتفاق و اتحاد کے ساتھ ساتھ بیت المال کی اہمیت بیان کی۔ مولانا عبدالرشید نے کہا کہ ماہانہ چندہ جمع کیا جائے' مساجد کی فہرست بنائی جائے۔ چوہدری بشیر احمد نے کہا کہ میٹنگ سے اتحاد پیدا ہوتا ہے۔ مولانا محمد صدیق نے سابقہ کارکردگی کا مختصر جائزہ پیش کیا اور مشورہ دیا کہ ماہانہ فنڈ مقرر کیا جائے۔ اجلاس میں طے ہوا کہ آئندہ میٹنگ 7 اپریل بمقام مرکز امام بخاری ہوگی۔ تبلیغی پروگرام: ① چک 160 جمن شاہ ② چک نمبر 426 ③ سراں (ہیرا اڈا) ④ 100 روپیہ ماہانہ فنڈ مقرر کیا گیا۔ مہمان خصوصی مولانا حافظ محمد اشتیاق امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع لیہ نے اس میٹنگ کو کامیاب قرار دیا۔ آخر میں امت مسلمہ کی بھلائی کے لیے دعا خیر کی گئی۔

منجانب: حافظ محمد صدیق' ناظم نشر و اشاعت تحصیل لیہ

گوجرہ میں اظہار یکجہتی کشمیر ریلی

مرکزی جمعیت و اہل حدیث یوتھ فورس تحصیل گوجرہ کے زیر اہتمام اظہار یکجہتی کشمیر ریلی 5 فروری بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد قباء اہل حدیث کالج روڈ گوجرہ سے بعد نماز جمعہ نکالی گئی جو مختلف بازاروں سے ہوتی ہوئی چوک ملکاں والا پہنچی جہاں معروف عالم دین مولانا منظور احمد آف گوجرانوالہ' ضلعی امیر مفتی محمد اسلم' مقامی ذمہ داران مولانا عبدالقادر عثمان' حافظ محمد اسلم جٹ' مولانا نیاز الٰہی گورسی' مولانا عمران شاکر' و دیگر مقررین نے خطاب کیا۔ اس موقع پر صدر اہل حدیث یوتھ فورس اور سیکرٹری و دیگر ذمہ داران بھی موجود تھے۔ شرکاء ریلی نے بینرز' جماعتی جھنڈے اور کتبے اٹھا رکھے تھے جس پر امریکہ' بھارت کے خلاف اور کشمیریوں کے حق میں نعرے درج تھے۔ علاوہ ازیں مولانا منظور احمد نے خطبہ جمعۃ المبارک جامع مسجد قباء اہل حدیث گوجرہ میں ارشاد فرمایا۔

منجانب: محمد سرفراز حسن ناظم نشر و اشاعت تحصیل گوجرہ

ماہانہ دسواں اجلاس

مؤرخہ 17/01/2016 بروز اتوار صبح 10 بجے مرکز منہاج الاسلام اہل حدیث (المعروف ثناء اللہ قصوری والا مرکز) سٹی رحیم یار خاں میں تحصیل رحیم یار خاں کی کابینہ+شوریٰ کا مشترکہ دسواں ماہانہ اجلاس زیر امارت تحصیل امیر مرزا افتخار بیگ منعقد ہوا (تلاوت قرآن کا اعزاز صاحبزادہ حافظ طلحہ زین العابدین نے حاصل کیا) سابقہ اجلاس کی کارروائی تحصیل ناظم ابوطلحہ ثناء اللہ شاہد قصوری نے پیش کی' ہاؤس نے توثیق کی۔ تمام شرکاء نے تحصیل ناظم ثناء اللہ شاہد قصوری کو سعادت عمرہ کی مبارکباد دی اور ناظم تحصیل نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور اللہ کے حضور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ تمام کو سعادت عمرہ نصیب فرمائے۔ آمین!

مرزا افتخار بیگ نے کہا کہ ہم الحمدللہ جماعتی پالیسی پر چلتے ہیں اور چلتے رہیں گے' ثناء اللہ قصوری اور رانا شاہد محمدی نے کہا کہ حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے ہم خون کا آخری قطرہ بہا دیں گے۔ سرپرست' امیر اور ناظم صاحبان نے بیت المال کو مضبوط کرنے اور ہفت روزہ اہل حدیث اپنے نام جاری کروانے پر تمام شرکاء کو رغبت دلائی اور تمام احباب نے پاک فوج کی خدمات کو بھی سراہا۔ گفتگو میں نائب ناظم قاری ساجد منیر' ڈاکٹر الطاف' چوہدری شعبان' رضاء اللہ سلفی' خواجہ محمد عبداللہ' قاری مسعود انور حکیم محمد اختر سلفی' رانا عبدالماجد ندیم' قاری غلام سرور' مرزا مبشر بیگ نے حصہ لیا اور بہترین تجاویز پیش کیں۔ ثناء اللہ قصوری کی طرف سے شرکاء کی مدینہ کی کھجوروں اور آب زم زم سے ضیافت کی گئی۔

منجانب: ثناء اللہ قصوری' ناظم تحصیل

رسول اکرمؐ کی پہلی وحی میں تعلیم ہی کا حکم ہے

رسول اکرمؐ کی پہلی وحی میں تعلیم ہی کا حکم ہے۔ اسلام میں علم کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہل حدیث کے رہنما اور جامعہ طیبہ تعلیم البنات کے شیخ الحدیث مولانا عبدالوارث ظہیر نے جامع مسجد قدس اہل حدیث نارنگ منڈی میں جامعہ کی تقریب تقسیم اسناد سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ تقریب سے مولانا محمد حسین مدنی فاضل مدینہ یونیورسٹی نے بھی خطاب کیا۔ اس موقع پر جامعہ کے مہتمم حافظ ریاض نے شعبہ حفظ اور وفاق المدارس کے مختلف درجات میں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کے ورثاء کو کامیابی کی اسناد بھی تقسیم کیں۔ تقریب میں نذیر احمد اسد سندھو' قاری نصر اللہ ناصر و دیگر جماعتی ذمہ داران نے شرکت کی۔

منجانب: ناصر حکیم بھٹی

قائدین سندھ کا دورہ مٹیاری

مرکزی جمعیت اہل حدیث سندھ کے قائدین نے 5 فروری بروز جمعہ ضلع مٹیاری کا دورہ کیا۔ اس دورے میں مولانا افضل سردار امیر کراچی' مولانا یوسف کاظم نائب ناظم اعلیٰ سندھ' شکیل اختر بھائی ناظم مالیات سندھ' حافظ ابوبکر' حافظ کاشف اور دیگر ساتھی موجود تھے۔ ان کے دورے کا مقصد ضلع مٹیاری میں 24 ہینڈ پمپوں کا افتتاح اور تبلیغی پروگرام تھا۔ مولانا افضل سردار نے گوٹھ پھل کاکا میں اور مولانا یوسف کاظم نے گوٹھ شیر خان جمالی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حافظ زبیر احمد کاکا ناظم ضلع مٹیاری نے قائدین کے اعزاز میں ظہرانے کا انتظام کیا۔ بعد ازاں مولانا افضل سردار اور ان کے ساتھیوں نے ضلع مٹیاری کے گوٹھوں میں ہینڈ پمپوں کا افتتاح کیا اور مولانا افضل سردار نے کہا کہ ہماری جماعت پورے ملک میں دعوت وتبلیغ کے ساتھ ساتھ فلاحی کاموں میں بھی مصروف عمل ہے۔ اہل علاقہ نے قائدین کا شکریہ ادا کیا۔ ان کے اس دورے میں حافظ زبیر احمد کاکا آخر تک ان کے ہمراہ رہے۔

حافظ صلاح الدین کاکا' ناظم شعبہ نشر واشاعت مٹیاری

ضرورت ڈرائیور

ایک تجربہ کار ڈرائیور کی فوری ضرورت ہے۔

رابطہ: وقار احمد اعوان: 0321-8402400

اہل حدیث کانفرنس ترکھنی بنگلہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث سیکٹر ترکھنی بنگلہ کے زیر اہتمام 66/E.B میں 8 فروری 2016ء کو بعد نماز عشاء عظیم الشان اہل حدیث کانفرنس منعقد ہوئی جس میں اسٹیج سیکرٹری قاری بلال شاد صدر AYF تحصیل عارفوالہ تھے۔ مولانا مشتاق ڈوگر (اوکاڑہ) مولانا اسحاق ربانی (گوجرہ) حضرت حافظ محمد یوسف پسروری نے خطابات کیے۔

منجانب: شعبہ نشر واشاعت تحصیل عارفوالہ

ضرورت رشتہ

32 سالہ بیٹی' تعلیم مڈل' بٹ فیملی کے لیے اہل حدیث' نمازی' برسر روزگار ذاتی رہائش اور ضلع فیصل آباد سے لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ (بیرون ملک رہائش پذیر والوں سے معذرت)

31 سالہ اہل حدیث بٹ فیملی' تعلیم مڈل (لڑکا اپنا رکشہ چلاتا ہے) کے لیے لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔

28 سالہ عالم دین' بٹ فیملی' نظر کمزور کے لیے لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ (رابطہ: 0306-7819684)

تحصیل ظفروال کی کارکردگی

7 فروری بعد نماز ظہر جامعہ حرمین میں مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل ظفروال کا ماہانہ اجلاس حافظ عبدالغفار ریحان امیر تحصیل ظفروال کی زیر امارت منعقد ہوا جس میں حافظ منظور احمد' مولانا محمد صالح' مولانا مختار شاکر حافظ یوسف مجاہد' ماسٹر محمد حنیف قاری لیاقت علی ربانی' محمد افضل ناصح سمیت کئی ارکان جمعیت شریک ہوئے۔ ماہ ربیع الاول میں سیرت خیر البشر کے عنوان سے علاقہ بھر میں 3 پروگرام ہوئے۔ بلدیاتی انتخابات میں نومنتخب اہل حدیث احباب کے اعزاز میں ایک پروقار تقریب جامعہ حرمین ظفروال میں منعقد کی گئی۔ یاد رہے کہ تحصیل ظفروال میں سترہ اہل حدیث افراد چیئرمین' وائس چیئرمین اور کونسلر منتخب ہوئے ہیں۔

ناظم رابطہ تحصیل ظفروال اسد اللہ گل

عظمت قرآن کانفرنس

مؤرخہ 5 مارچ 2016ء بروز ہفتہ مرکز الاصلاح خانیوال میں عظمت قرآن کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ تفصیلی اشتہار کا انتظار فرمائیں۔

منجانب: سید عبدالغفار شاہ' ناظم ضلع خانیوال

دعائے صحت کی اپیل

راقم مرزا آفتاب اقبال کا بیٹا طلحہ آفتاب اور والدہ محترمہ بیمار ہیں' راقم خود بھی کافی عرصہ سے پاؤں کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ قارئین کرام صحت کاملہ کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔

مرزا آفتاب اقبال' جہلم 0344-5739337

انتقال پرملال

وفات حسرت آیات

مولانا شہاب الدین ثاقبؒ زیروی کے بیٹے اور ڈاکٹر مسعود ثاقب زیروی کے بڑے بھائی ڈاکٹر محمود احمد صدیقی (ایم بی بی ایس) جو کہ گردوں کے عارضہ میں مبتلا تھے مؤرخہ 11/11/15 بروز بدھ رات 2 بجے انتقال کر گئے۔ ان کی نماز جنازہ علامہ قاری جمیل احمد گورائیہ صاحب نے ٹیکنالوجی کالج ملتان کے گراؤنڈ میں انتہائی رقت آمیز انداز میں پڑھائی۔ نماز جنازہ میں سیاسی سماجی اور تاجران کی کثیر تعداد شریک ہوئی۔ دوسرا غائبانہ جنازہ مولانا شیخ الحدیث عبدالرزاق طاہر آف ساہیوال نے مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ چونگی نمبر 14 کی مسجد میں نماز جمعۃ المبارک کے بعد ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین!

حاجی غلام نبی انتقال کر گئے!

6 فروری گوجرانوالہ میں کپڑے کے معروف تاجر حاجی غلام نبی صاحب (حاجی برکت علی' انصاف کلاتھ مارکیٹ) مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند' خوش اخلاق اور جماعتی کاموں میں گہری دلچسپی لیتے تھے۔ آپ عرصہ تک جامعہ محمدیہ اہل حدیث گوجرانوالہ کے ناظم مالیات رہے۔ آپ کی نماز جنازہ حافظ اسعد محمود سلفی خطیب جامع مکرم ماڈل ٹاؤن نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں افراد شریک ہوئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطاء فرمائے اور پسماندگان کو اس صدمہ پر صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین!

رابطہ کے لیے: محمد فاروق' 0300-6402653

مہر عتیق الرحمٰن کو صدمہ!

مرکزی جمعیت اہل حدیث حلقہ کھڈیاں خاص ضلع قصور کے بزرگ عالم دین مولانا حکیم عطاء الرحمٰن مختصر علالت کے باعث انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! ان کی نماز جنازہ میں ضلع بھر سے جماعت کے ذمہ داران علماء کرام' سیاسی وسماجی رہنماؤں اور مختلف مکاتب فکر کے افراد نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مرحوم مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل قصور کے ناظم سیاسی امور وسینئر صحافی مہر عتیق الرحمٰن کے والد محترم تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرما کر جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین!

تعزیت کے لیے رابطہ: 0300-7573363

شریک غم: عبدالواحد ندیم' سینئر نائب ناظم ضلع قصور

مفتی عبدالرشید حنیفؒ کے بھائی انتقال کر گئے

مفتی عبدالرشید حنیفؒ کے چھوٹے بھائی اور اہل حدیث یوتھ فورس تحصیل جھنگ کے صدر حافظ عبدالباسط جنجوعہ کے چچا حافظ عبدالغفور 31 جنوری 2016ء ہفتہ کی شب طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ مرحوم مرکزی جامع مسجد اہل حدیث سمن آباد جھنگ صدر میں عرصہ تیس سال سے امامت کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ حافظ عبدالعلیم یزدانی امیر ضلع جھنگ نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز جنازہ میں جماعتی' سیاسی' اور سماجی احباب نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے گناہوں کو معاف کر کے جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ اور ایک بیٹی چھوڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

شریک غم: سیف اللہ جنجوعہ' عبدالباسط جنجوعہ

راقم الحروف کے بڑے بھائی مولانا شمس الدین سکنہ دیوان باغ ملتان جو کچھ عرصہ دل کے عارضہ میں مبتلا تھے وہ 4 فروری 2016ء کو 80 سال کی عمر پا کر بہ قضاءِ الٰہی انتقال کر گئے۔ قارئین ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا فرمائیں۔ مرحوم نے تمام زندگی تعلیم وتعلم اور تبلیغ دین میں گزاری۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے' ان کی لغزشوں سے درگزر فرما کر انہیں کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائے۔ آمین!

شریک غم: حافظ عبدالخالق محمدی ملتان

اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

یکے از مطبوعات جامعہ شرعیہ، ٹوبہ

ماہنامہ التوحید

5/11

جمادی الاول 1437ھ مارچ 2016ء

مدیر: برق التوحیدی

ایران سعودیہ تنازع	برق التوحیدی
اسلامی نظریاتی کونسل میں دھینگا مشتی	ابوالحسنین توحیدی
دیدہ ور	برق التوحیدی
مسائل ودلائل	

سالانہ زرتعاون ..... -/500 روپے | فی پرچہ ..... -/50 روپے

دفتر: جامعہ شرعیہ
شورکوٹ روڈ ٹوبہ ٹیک سنگھ
فون: 0301-7297173
046-2510471

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ماہر مکینک)

سپر سٹار

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

جوھر نایاب

جدید طبی ریسرچ

مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک "جوھر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

مسلک اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل

سات اشتہارات کا مکمل سیٹ مفت منگوائیں

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے مسلک اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل فور کلر رنگین، خوبصورت مُدلّل سات اشتہارات کا درج ذیل مکمل سیٹ مفت زیر تقسیم ہے:

- ❀ نماز میں پاؤں سے پاؤں ملانے اور سینے پر ہاتھ باندھنے کا ثبوت۔
- ❀ اہمیت نماز اور بے نماز کا انجام
- ❀ نماز روزہ کے محمدی دائمی اوقات
- ❀ سورۂ فاتحہ خلف الامام
- ❀ اثباتِ رفع الیدین
- ❀ اثباتِ توحید (ایک سوال کی دس شکلیں)

تمام مسجد اہل حدیث کے منتظمین مذکورہ بالا مکمل سیٹ مفت منگوائیں اور فریم کروا کر اپنے اپنے زیر انتظام مساجد میں نمایاں جگہ پر آویزاں کریں۔ مسائل حقہ کی ترویج کا یہ مؤثر ترین ذریعہ ہے۔ **رابطہ بذریعہ فون صبح 8 بجے سے 10 بجے تک۔**

نوٹ فریم کروا کر آویزاں کرنے کا وعدہ آنا ضروری ہے۔ اس وعدے کی صورت میں ڈاک خرچ ادارہ کی طرف سے برداشت کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ!

محمد یٰسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور، پنجاب، پاکستان **0333-8556473**

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر
نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے
Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier
ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایتی خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ ٹیکنیک کے پاس تشریف لائیں۔
پروپرائیٹر محمد عثمان
نیا ئس چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ
Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167

گولڈن
عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش
ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)
ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیکر پارٹس اور مرمت کا کام قلیل بخش کیا جاتا ہے۔
مساجد کے لئے خصوصی رعایت
U.P.S امپورٹڈ بھی دستیاب ہیں۔
چوک نیا ئس نزد سٹی کالج گوجرانوالہ
0300-6430739
055-4213430
مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر
نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
نام ہی کافی ہے
فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیا ئس گوجرانوالہ
فون نمبر: 055-4212804,4226706-0300-6430029
ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)
محمد زیشان ربانی
0343-6007696

مرکزی جمعیت اہلحدیث
تحصیل فورٹ عباس
4 مارچ 2016
زیر اہتمام
اہلحدیث یوتھ فورس پاکستان
خواتین کے لیے پردہ کا انتظام ہوگا
عظیم الشان
خطبہ جمعۃ المبارک
بمقام
جامع مسجد دارالسلام اہلحدیث عثمان ٹاؤن فورٹ عباس
ان شاء اللہ
معزز مہمان
حضرت مولانا قاری محمد عثمان فاروقی صاحب حفظہ اللہ
ناظم تبلیغ اہلحدیث یوتھ فورس ضلع بہاولنگر
ارشاد فرمائیں گے
0341-4742478
0304-9237928
اہلحدیث یوتھ فورس تحصیل فورٹ عباس

4 مارچ 2016
بمقام
جامعہ محمدیہ
اہلحدیث
مروٹ
عظیم الشان
خطبہ جمعۃ المبارک
آیئے اور ایمان بڑھائیے
اہل اسلام سے شرکت کی اپیل ہے
معزز مہمان
مولانا حافظ محمد خلیق خان پسروری صاحب حفظہ اللہ
ارشاد فرمائیں گے
نائب ناظم مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان
مرکزی جمعیت اہلحدیث و اہلحدیث یوتھ فورس مروٹ

پُرسکون حج وعمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے لئے ایک بااعتماد نام

انتہائی سستے پیکج میں

عمرہ

Govt. Lic 3968

کنفرم ٹکٹ • ٹرانسپورٹ • رہائش ادا کیجئے

21 یوم صرف

98500 روپے میں

بمعہ کھانا زیارات

زمزم کھجور

رہائش مسفلہ کبری سے پہلے

اعتکاف کیجئے حرمین شریفین میں

ماہ رمضان المبارک میں گروپ کیساتھ جانیوالے احباب فوری رابطہ کریں۔

انٹرنیشنل ٹریولز اینڈ ٹورز

کاروان الحدیبیہ

ہیڈ آفس

حافظ محمود احمد قاسم 0300 4236407

حافظ ڈاکٹر محمد نعیم 0333 4194280

امان اللہ ربانی 0301 4966505

بالمقابل لیڈیز ہیلتھ سنٹر

فاروق آباد

056 3877266

برانچ آفس

محمد یحییٰ مدنی 0333-0321 6662422

میاں سنٹر بالمقابل ایم سی بی بنک

ستیانہ روڈ جھال فضل آباد

041-8557315-16

برانچ آفس

قاری فاروق تبسم 0301 6837566 0334 4356170

حافظ عبدالسلام ناظم شعبہ تعمیرات 0300 6596539

محمد سعید احمد 0301 6814942

زبیر سپرے سنٹر بالمقابل علی میرج ہال کھڈیاں خاص

انا خاتم النبین لا نبی بعدی
(الحدیث)

زیر انتظام
عالمی تحریک ختم نبوت
اہلحدیث پاکستان

مورخہ 25 فروری 2016ء
بروز جمعرات بعد نماز ظہر تا عصر (تقریباً 12:45)

مرکزی جمعیت اہلحدیث
ضلع چنیوٹ

دوسری ماہانہ

ختم نبوت تربیتی نشست

بمقام مرکز خاتم النبین الاسلامی لاہور روڈ چنیوٹ

طلباء مدارس دینیہ
خصوصی طور پر شریک ہوں

موضوع
تحریک ختم نبوت میں شیخ الکل فی الکل نبض العلماء
سید میاں نذیر حسین محدث دہلوی کا
کردار وحیات۔ خدمات۔ آثار

نوٹ
ہر انگریزی مہینے کی آخری جمعرات کو
یہ پروگرام مستقل ہوگا انشاء اللہ

آئندہ پروگرام 31 مارچ 2016ء
خطاب مولانا محمد زبیر صاحب گورداسپوری
آف بورے والا

دوسرے شہروں سے آنیوالے حضرات
پہلے فون پر مطلع کریں

خطاب خصوصی
محقق العصر، مناظر اسلام
محترم جناب
مولانا حضرت محمد صدیق صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ
آف گوجرانوالہ

علی بابا

رابطہ
حافظ عبدالقادر مدنی مدرس مرکز ہذا
0301-7013034

المعلن الاعلیٰ خادم ختم نبوت قاری محمد ایوب چنیوٹی مدیر مرکز ہذا و ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع چنیوٹ
0300-7716738 0345-7702014

عطیہ اشتہار
مہر محمد طارق ڈاہر نائب صدر اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان و ضلعی صدر
0321 7706227

الفیصل اسلامک سنٹر

الفیصل اسلامک سنٹر

وفاق المدارس السلفیہ سے الحاق یافتہ

دینی تعلیم کے ساتھ میٹرک سائنس کرانے والا اقامتی ادارہ

دینی و عصری تعلیم ساتھ ساتھ

مراحل تعلیم

مڈل پاس طلبہ کیلئے میٹرک (سائنس/آرٹس) تا ایم اے + درسِ نظامی

پرائمری پاس حفاظ کیلئے (ایک سال میں) مڈل + تجوید

پرائمری پاس + ناظرہ قرآن پڑھے طلبہ کیلئے حفظ + مڈل

خصوصیات

- عربی و انگلش بول چال
- خوبصورت لائبریری، مشفق اساتذہ
- تحریر و تقریر کی عملی مشق
- بہترین ناشتہ، دوپہر اور شام کھانا
- کردار ساز تربیتی ماحول
- علاج معالجہ کی سہولت

محدود نشستوں پر داخلہ جاری ہے

اعزازات

حافظ سہیل الٰہی ظہیر، معتصم الٰہی ظہیر، ملا احسان الٰہی ظہیر کی 4½ ماہ میں حفظ القرآن کی تکمیل

پیغام ٹی وی پر سیرت کوئز میں طلبہ کی عمرہ انعام کی جیت

امتحانات سے فارغ ہونے والے طلباء جلد رابطہ کریں۔

آیئے

اپنے بچوں کو وہ تعلیم دلوائیں جس سے ہم دنیا و آخرت میں اللہ کی رحمتوں کے حقدار بن سکیں دنیا کی رنگینی کے دھوکوں اور شیطانی چالوں اور دجالی فتنوں سے خود کو بھی اور اپنی اولادوں کو بھی بچائیں

مدیر الفیصل اسلامک سنٹر حافظ نعمان مختار لکھوی

جامع مسجد الفیصل
379- آر بلاک جوہر ٹاؤن لاہور
0331-4506014, noman_lakhvi@yahoo.com

Weekly AHL- E - HADITH
CPL No 116
106, Ravi Road Lahore (54000)
E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE: www.ahlehadith.org
Head Office:
Tell. 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e-Hadith 042-37720257
Paigham T.V: 042-37722876

بسم اللہ الرحمن الرحیم

62 1955-2016 جامعہ سلفیہ فیصل آباد

علوم اسلامیہ کی عظیم دانشگاہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں

فضلاء جامعہ سلفیہ اور فیض یافتگان کے لیے

عظیم الشان

کنونشن

دو روزہ

تعلیمی
تربیتی
فکری

5-6 مارچ 2016 بروز ہفتہ، اتوار

ترک واحتشام کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے

جس میں ممتاز سکالر، مشائخ، علماء تشریف لا رہے ہیں۔

تمام فضلاء جامعہ سلفیہ وفیض یافتگان اسی اشتہار کو دعوت نامہ تصور کریں۔

اور اپنی حاضری کو یقینی بنائیں۔

پروگرام ان شاء اللہ

آغاز: 5 مارچ بروز ہفتہ بعد نماز ظہر 3 بجے سہ پہر

اختتام: 6 مارچ بروز اتوار بوقت نماز عصر 4 بجے تک

برائے رابطہ 041-8780374 0300-7227526 0301-6026245 0336-8722323

حاجی بشیر احمد صدر وارکین جامعہ سلفیہ فیصل آباد